بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ندامتکی آلو

از زبان روحی

غلام محمد وگے رجیدہ

پٹھ دیالہ گام تحصیل وضلع اسلام آباد

بیادِ ۱۶ ر جولائی

روزِ ہجرت پیغمبر آخرالزمانؐ

در وداعِ شہید شاہنواز

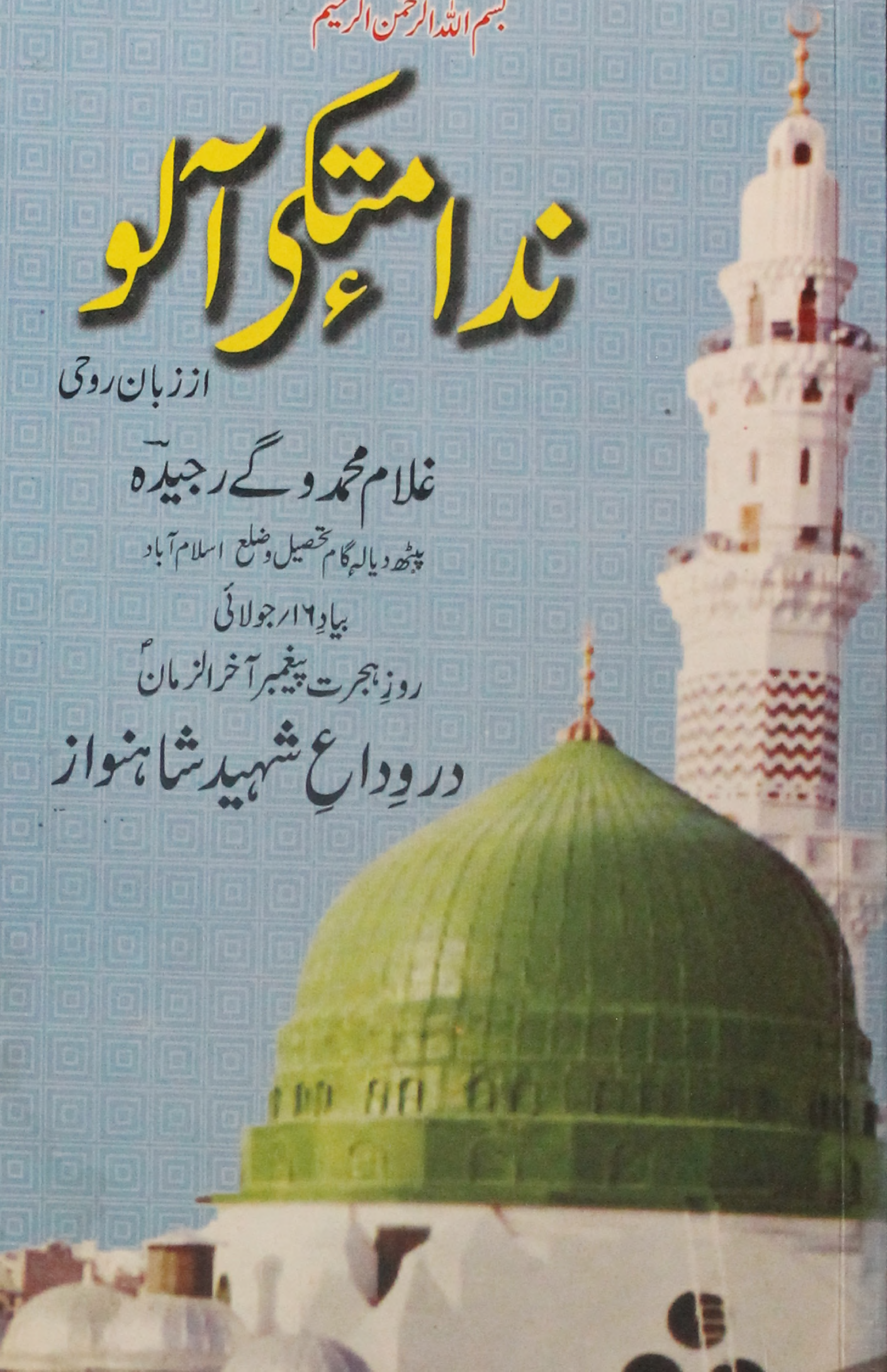

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ندامتٕکی آلو

از زبان روحی

غلام محمد وگےؔ رجیدہ

پٹھ دیالہٕ گام تحصیل وضلع اسلام آباد

بیادِ ۱۶ ر جولائی

روزِ ہجرت پیغمبر آخرالزمانؐ

دروِداعِ شہید شاہنوازہ

جملہٕ حقوق چھہ بحق مصنّف محفوظ

ٹدر مشکی آلو

نالہٕ رنجیدہ

مصنّف — غلام محمّد دگے رنجیدہ

تیداد — اکھ ساس

مول — پانژدہ روپیہ

کتاب میلنک پتہ —

۵

پریس —

ترتیب

تعارف مصنف — شبیر لاز دار — ۷
دائمی پکار — غلام محی الدین بٹ — ۱۰
سراہنا — نسیمہ شمس — ۱۲
عقیدت — حاجی غلام محی الدین والی — ۱۳
باطن کا طلب گار — ۱۴
حقیقت اور خوش فہمی کے القاب — غلام محمد وگے پیر بابا — ۱۵
جائزہ ماضی و مستقبل — غلام محی الدین بابا — ۲۰
توبہ بارگاہِ الٰہی — ایم سلطان رشی دختر خالدہ بیگم — ۲۳
تعارف مرشد — ۲۵
پیر شریعت — گلشن آرا خاکی — ۲۶
دیدِ نورِ بطحا — ۲۸
زیارت بابا بدر الدین ریشی — ۲۹
التجا — یارب کا ستم غم دبیماری — ۳۱
یس آد بیٹھ روزکتہ خاموش — ۳۲
منقبت رحیم — رحیم صاحب بھند — ۳۲
بابہ رحم — ۳۴
شاہ نعمت اللہ قادریؒ — ۳۶
کلید گنج سلطان — ۳۶

بو حضؔ چھس خستہٕ گوومت ـــــــــ ۳۷

بے تاب گوس عالی جناب ـــــــــ ۳۸

آریہِ نے میانہِ پیروڑے لگے ـــــــــ ۳۸

ہا۔ ہو۔ ے چمن چمن ـــــــــ ۴۰

شاہِ ہمدان ـــــــــ ۴۲

توبہ بارگاہِ الٰہی ـــــــــ ۴۳

کاسم غم تہٕ بینیہ پریشانی ـــــــــ ۴۵

حصہ نقشبندیہ ۔ تعارف ـــــــــ ۴۷

پیر چھم میون نقشبند مشکل کشا ـــــــــ ۴۸

داو کھ ـــــــــ

سالہ ییہ ناخواجہ سونے بوزِنا ـــــــــ ۵۰

چانہِ دربار خستہٕ دِلن چھے شفاء ـــــــــ ۵۳

خواجہ مشکل کشا ـــــــــ

خواجہ مشکل کشا بادسگاہ ـــــــــ ۵۴

شیٔاللہ یا شہہ مشکل کشا کرتم نظر ـــــــــ ۵۵

دادِ نے مے کرتم ژٕرے دوا ـــــــــ ۵۶

خواجہ سند دربار آس لاران ـــــــــ ۵۷

سالیس تل رچھم بخشم خطا ـــــــــ ۵۹

یا چشتی ـــــ منقبت ـــــــــ ۶۰-۶۱

ہی مالہِ ناگرائے چھم سرپاون ـــــــــ ۶۳

سرنوشت میری پہ ملاحظہ ملامت ـــــــــ ۶۵

آسہِ لیس پیر سلطان ـــــــــ ۶۶

میانہٕ سلطانہٕ

مےٚ حض رٕژھمت چون دالنے ——— ۶۸

سلطان العارفینؒ ———

بوز میانۍ عجز و زاری ——— ۷۱

کوہِ مارانس پیٹھ جلوہ گر ——— ۷۲

داد و بیداد بوزتم ——— ۷۴

سلطان ییہ سونٛے ——— (داوتھ) ——— ۷۶

ولو سلطانہٕ ولو ——— ۷۸

سلطانِ کشیر ———

سلطان کشیر بوز میانۍ سیر ——— ۸۰

یا سلطان (مخدوم) ———

چانہِ دربارٕ چھسے بہٕ پاران ——— ۸۱

چون دربار ———

سلطان چھکھ نامدار ——— ۸۳

پرٛسند سوال ———

کیازِ چھےٚ میونٛے ملال ——— ۸۵

مخدوم سلطانے ———

حاضر ژٕرے میونٛے جان پانے ——— ۸۷

یا مخدوم ———

بوزِ سلطان تلہٕ ددی قلم ——— ۸۹

دربار چون اسۍ آیے ——— ۹۱

در دربار شاہ سلطان ——— ۹۲

مے نوش مے بن کے بے ہوش ہونگے کیوں ــــــــــ ۹۳

دیدۂ دل فرشِ راہ اوست نے دائم کے رود ــــــــــ ۹۴

ایک جھلک اس گاؤں کی ــــــــــ ۹۵

عبہٕ صاٖب ــــــــــ ۹۶

یااللہ ــــــــــ

بہٕ ترٛدد تھس کوہ در حسرت یہ کوس قدرت یااللہ ــــــــــ ۹۸

گوٗمت چھس خوار کرٛم ارمان یا سلطان ــــــــــ ۱۰۰

حبابِ دل ــــــــــ

بر دزتم تہٕ لوزتم پیرِ کامِلو ــــــــــ ۱۰۱

اکہِ دزِ ــــــــــ

مےٚ وچھنااِم شب جلوٕ پیرِ کامِل ــــــــــ ۱۰۲

سیر سُلطانِ العارفین ــــــــــ

چھُس بہٕ خادِم چھکھ ژٕ مخدوٗم ــــــــــ ۱۰۴

رِشکوہ بہٕ تو یارب ــــــــــ

کس پاداش میں تو لے گیا شہزادہ کو یارب ــــــــــ ۱۰۵

تاریخ حضرت شیخ حمزہ کی خانقاہ بدسگام ــــــــــ ۱۰۶

تقدیر فلک پہ چڑھتے ابھرتے ماہ تابان) مڑ گیا ــــــــــ ۱۰۹

تصانیف رشیدہ ــــــــــ ۱۱۰

گاشہ جوٗے ـــــ ڈاکٹر مجروح رشید

تعارف مصنف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحۡمَہ

آفاقی دین دینِ اسلام کے دنیائے عشق و تصوف کی لاانتہاء نامعلوم ازل میں قدرت کامل اللہ جل شانہ اپنے بندوں کے در صفات وحدت کو کثرت میں جلوہ فگن ہے یہاں عقل و حجت کی کوئی بحث نہیں، ایسے ہی فانی دنیا میں ایک غریب گھرانے سے جنم لیو محترم غلام محمد وگے متخلص رنجیدہؔ سے رجیدہ جو ظاہری مدرسہ تعلیم کی چھٹی جماعت سے ہی داخل جس ہوا، وہیں ظاہری تعلیم ایم، اے، بی، ایڈ کی ڈگری پاکر آخر بہ منصبہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دیالہ گام کے سررشتہ نوکری سے سال ۲۰۰۱ء میں دستبردار ہوئے لیکن اس مادیت میں صرف شہودی ارتکاب کے رہ رہا متعین شدہ حال روزگار سے کبھی غافل نہ رہا۔

شریعت میں جس طرح جہاد نفس کے درپے رہا ان کے پیش کردہ مناقب اولیاء اللہ اور مناقب گلدستہ ہائے فنافی الشیخ بسلسلہ سُہروردیہ کے مطالعہ سے آپ بخوب واقف ہونگے اتنا ہی نہیں بلکہ نثری تحریریں کُتب محفوظ و منتظر زیرِ طباعت ہیں

محترم رجیدہ صاحب کی عمرِ کل میں ترکِ لذات ۴۲ سال آگے رواں ہیں اور گوشہ نشینی میں پہلے سے زیادہ ایک بندہ نادم بہ ارشادِ بندہ پروری میں مصروف عمل ہیں۔ اس نسخہ نغمہ خوابیدہ میں اولیاء اللہ کے تیئں ان کے دل سے زبان تک آیا تھوڑا تحریراً پیش ہے۔

زیرِ تربیت پیر اسد اللہ ساکنہ سیر کانلی گنڈ متوفی اسد در سال ۱۹۷۲ء کے دنیائے اعمال و ریاضت کے مگن ہونے کے بناء ان کے ہی دستِ خوشنودی

سیرت خط ارشاد حاصل کئے ہیں۔

اس شرعی تابعداری کے بحر بیکران کے ساتھ اور ایک پوشیدہ حارص بھی جنم لیے ہا تھا۔ جسے اپنی کلی یکتائی کی گواہی کیلئے اپیل باطن پیش کی نفی یعنی باطنی بازدرویش شاہ صاحب بدسگامی۔ بعد ظاہری وفات پیرومرشد بسلسلہ سہروردیہ آخراً رجبیدہ کو بحکم سلطان العارفین پانے میں اعلان کرپایا۔ (تفصیل درسوانح شاہ صاحب) اس نامعلوم مرد کسان کو دوسرے حیاتی جنم میں تبدیل لانے کے اس کی ہیبت شہود ناقابل برداشت آدمیت یعنی جلالی، متویانہ، مجنونانہ میں پُرسم کانٹوں کے نگلنے کے برابر رہا۔ اس طرح چودھویں سلاسل میں یک سلسلہ کا مرشد کے غلامی کا طوق بند زنجیر رجبیدہ ہوگیا۔ جہاں ترک دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور بشریت یعنی ہوس فطری رجحان ازدواجیت سے ہر طرح کی جدائی میں سمونا یعنی لاالہ الااللہ کے صفات میں خود مقلب ہوتا۔ باذن اللہ اس ملکوتی امتحان میں صابر رست بدعا دائمی ہے ان کا شریک ظاہر و باطن وجود شہود حیاتی کے اسباق کا واحد تادم آخر رازدار موجود ہے۔ لیکن ان کی ظاہری زندگی کے بعد ان کے مقبرہ کے حوالے سے جو سر اسرالٹ فقر واردات رونما ہوتے رہے وہ ماضی کو ممات کے سوا کچھ نہیں ثابت دے پائے، تو حین فقر اور طعنہ زنی سے کم نہیں، شریعت سے دور خود مصنوعی لُو، درویشوں، ملاحوں، زن و زر پرستی کی بغل میں نام و نمود اور شکم پرستی کے سوا کچھ نہیں رہی صرف اور صرف عیش پرستی کا منبع اور حصول دنیاداری کا صنم قرار پایا گیا۔ ذرایع وصولی کس طرح اور کہیں سے بھی ہوں تحویلات حوالہ سپردگی اسی کے قباء کو چپکائے رہے، رازدار فقر و فقیر سے تجزیہ کیا جائے تو سچ مچ آسمان سے کالی برف گرنے کا نظارہ عجب ہے۔ درویش سے نزدیکی پیمانہ درجہ ادائے سرمایہ باج گذاری مقرر ہے جیسے کہ یہاں ٹھیکہ اجراء بولی کا سامان ۲۰ سالوں سے بڑا

منتظر خریداری تھا۔ کوئی دعویٰ کرے کہ سلسلہ صاحب کی فقط زر اور سیاست کی کھیل، سامان آخرت کا خدا حافظ۔

اس حقیقت اور مشاہدہ زندگی کے اعمال کو بحوالہ صحبت شیخ اطاعت شیخ زائرین شیخ کے تمام درجہ باطن اور کسوٹی کو صرف حصولِ زر پر بیعت دے کر سینہ سے لگا دیا گیا۔ اسی زر انباری کے حاصل بناء انہیں القابوں سے نوازا گیا اس طرح نہ تواریخ فقر اور نہ متوکلی کوئی حقیقی رمز موجود رہنے دی گئی بلکہ ایسے جاندار مصاحب کے نام کو بھی ٹکنے نہیں دیا گیا جس کا روحی و جسدی تعلق اس تبردار درویش سے رہا ہو۔ گرچہ کنندہ سنگ مرمر بھی موجود تھا۔

اعتقاد کے شکم پرست مولویاں، مبلغ ان کے ہی تعریف و ثناء خوان بنتے رہے جن سے انہیں زر نوازی ہوگئی۔ اس تمام الٹی گنگا کے سنبھالنے میں انہیں دینداری سے کوئی تعلق کبھی نہ سوجھی۔ اس تمام خلاف اخلاق مبدل شریعت کے حرکات سے توحید پرستوں کی راہیں روز بروز شرک و بدعات کے خلاف آواز حکم الٰہی اور ثواب میں کیوں نہ گِنا جائے اور اصلی معتقدان کی دم گھٹ نہ پائے تو اور کیا

خدائے کریم اپنے دیئے وعدہ و ذھق البا طل ... کان زھوقا کی عملداری میں اپنی حکمت صادر کر دے تو نسل اعتقاد کی چادر پکڑیں مومنانہ مرشد کی جستجو میں دستِ بدعا رہیں۔

شب الراز دان

آپ کا مخلص

آشنائے ماضی تا حال

محمد یعقوب خان برنٹی

دائمی پکار

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے نالۂ رجیدہ نغمۂ خوابیدہ کے شرف قبولیت کے بعد پچیس سال قبل کے مناقب کا مجموعہ مریدانِ صادق اور عاشق و طالب وندامت کے اصرار پر منظر عام پر لانے کی جسارت کی جاتی ہے۔

اس دور کی آج تک گوشہ نشینی، صبر وقناعت اور جنونی کیفیت رجیدہ کی مقبولیت اور منزل مقصد کی سیڑھی کا پہلا زینہ سمجھا جاوے۔ یہ کلام دنیائے عقیدت اور محبان اولیاء اللہ کی اتباع اور ذریعہ وساطت خوشنودی ذات کریم کی وہ پہچان ہے جس میں خود باری تعالیٰ اپنے صالح بندوں کو انتخابی خاک سے جنم دلواتا ہے۔

چونکہ وادیٔ کشمیر میں عمل واتباع کے بدلے رسم وبدعات کو کافی سمجھ کر راہِ عمل کو بھلا بھی دیا ہے اس لئے یہ نعمتِ نونسل کے لئے صرف برسوں تک ہی محدود ہونے لگا ہے جو کہ اس دور کے مبلغوں اور زیارت گاہوں کے حوالداروں کے لئے باعث افسوس بھی اور گلہ بھی۔

اس امر کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری ہے کہ توحید کی کہیں نفی نہ ہونے پائے اور شرک کی ریشہ کہیں اُگ نہ پائے۔ حکم لاشریک بدون شرک ہی اسلام کا نام ہے، شاید کوئی بھی مسلمان اس سے منکر یا غافل نہیں ہوسکتا لیکن دستور شریعت کی توحید کو قدرت کلی کی مخلوق میں مشاہدہ کئے بغیر قدرت بھی کیسے اظہار یا اپنی یکتائی منوا سکتا ہے اس لئے اس سہل لیکن نازک سیر یزداں کو سمجھنے کی قوت سے فراری امت مسلمہ کو لڑائی جھگڑے میں ہمیشہ سے سرکشائی

کے شوقین اور فتنہ پروری میں محو ہے۔ مسلکوں میں اُلجھ کر ایک شجر کو اپنی شاخوں سے الگ اور متنفر کر کے پوری اُمت کو لامحدود نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ خالقِ کُل کو مخلوق کی وسعتِ نظر میں براہِ ھادی کے جانب دیکھنے کی بھر سو کوشش اور دعا ہو اس لئے اس دنیا کو خدا کی لاشریکی جاننے اور پہچاننے کے لئے کسی نیک صالح خدا ترس بندہ خدا کے دامن استادانہ پکڑا جانا ازحد ضروری ہے، ہر بندہ خدا کو اپنے مالک کُل سے دست بدعا ہونا چاہیئے کہ وہ اس کے لئے اِسی منشا کے تحت (یعنی راہِ مستقیم کیلئے) رہبر ظاہر نصیب کرے جس طرح موسیٰؑ کو نصیب کیا، اور جو بار بار بشریت کو ٹھکرا کر قالو اِنَّکَ لن تستطیع معی صبرا سے گامزن رہبر پیش ہوا۔ اس طرح بندہ کو بندہ سے ہر طرح کی امداد اور رفاقت باذن اللہ نصیب ہوتی آئی ہے۔ یہاں کوئی منکر نہیں ہوسکتا اس کو شرک لینا یا سمجھنا یا تصور کرنا کارخانہ لاشریک کی کھُلی بغاوت کا اقرار سرزد ہوتا ہے۔

کارخانہ اوست از بندگان اوست در اختیار اوست

اولیاء اللہ جہادی زندگی کی نوبت بعد جو ہم سے روپوش نظر آرہے ہیں سرگرم عمل ہے۔ انہیں مرحوم تصور کر کے ان کی مرقدوں سے دوری یا ان سے واسطہ چھوڑے ہوئے نعمت یزداں اور ہدایت اویسی سے نااُمید رہتے ہیں یہ نافہمی قابل افسوس اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں دے پاتا۔

خدا کرے ہم سبھوں کو اتحاد و اتفاق کی نعمت سے بہرہ ور کرے تا کہ مِلّت ایک لڑی میں پرو کے غیر مسلموں کی طعنہ زدنہ بن جائے تمام حق پرست ایک دوسرے کو سمجھیں۔

خیر اندیش

غلام محی الدین بٹ، لیکچرر کامرس، ساکن برنٹی

سراہنا

میں بسلسلہ خاندانی پیر و بزرگان کے اس نالۂ رجیدہ بشمول مناقب نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ کا ندامتی مواد پڑھ کر اس عقیدہ کی کتنی سراہنا کرسکوں۔ جہاں مصنف نے فنا فی الشیخ کے منازل کو مشاہدہ کر کے عجز و ندامت کا دروازہ کھول دیا ہے اور ربوسالت بدربار الٰہی کے رضامندی منوانے کے لئے اشکباری کو تحریر میں لاکر ہر مسافر عشق کو راہ سلوک سے متعارف کرایا۔ اس کٹھن راستے میں جہاں لاشریک کو آئینہ پیر و مرشد میں عملی طور جلوہ فگن پاتا ہے۔

طالب اپنی غلامی اور اطاعت کی توفیق حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ باطن کی راہوں کو اپنا نصب العین چنتا ہے جہاں ادراکی عشق کے در پر دستک دے، اپنے پُر اشک آب سے تقدیر لکھوا کر سنورتا ہے۔

یزدان مصنف کو راز باطن کے اونچے مرتبہ میں زیادہ سے زیادہ نزدیک لاکر مہربانی سے نوازے۔ آمین۔

نسیمہ شمس (پرنسپل)

عقیدت

مکرمی غلام محمد صاحب رجبیدرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گلدستہ سہروردیہ نقشبندیہ فنافی الشیخ کا پوری طرح مطالعہ کیا۔

خدا کرے کہ اسی راستہ پر گامزن رکھے اور اپنے خدمات پیش کرتے رہیں۔ آمین

امید ہے کہ آئندہ بھی اپنی کوششیں جاری رکھیں گے، اور کامیاب وکامران ثابت رہیں گے۔ انشاءاللہ

وقت کی نزاکت کچھ بھی ہو خدائے کریم ان کاوشوں میں کامیاب کرے۔

آپ کا

حاجی غلام محی الدین وانی

سابقہ متولی زیارت بدرالدین ریشی دیالگام

دعا ہے کہ گل نوازہ سربالین ریشی قبول ہو۔

اللہ شہید فقر کو سارے جنت نصیب کرے۔

باطن کا طلبہ گار استاد

میں محترم غلام محمد وگے صاحب کا طالب علم رہا ہوں، اور سال ۱۹۶۸ء میں جب کہ ان کی متعینی پرائمری سکول بالنامہ کولگام میں تھی۔ عجب تھی ذات اور عجب ادا۔ سکول میں گھاس پھوس کے ڈیرہ پر شب گذاری کرتا تھا سکول شفاخانہ بنا تھا۔ ہر بچہ اور ہر کسی کی آمد ورفت ہوتی تھی، ایک روز ایک بچے کو گھر جانے کو کہا، وہ نہیں مانا اور طفلگی سے ایک درخت پر چڑھا تو وہ فوراً درخت سے نیچے گر گیا اور بے ہوشی کی حالت میں ماں باپ نے اس کے سامنے لایا۔ تب سے ہر ایک اُن کا حکم ماننے میں کوئی لیت ولعل نہیں کرتا۔ عام طور پر فقیر رحم صاحب بند کے مقبرے پر حاضری دیا کرتا اور رحم صاحب کے ایک پیرو کار سلام صاحب نائیک کی جھونپڑی میں اکثر لمحات گذارتا تھا۔ ایک استاد لیکن دائمی ریاضت کا عاشق۔ چار بجے بعد اکثر بچوں کو گاؤں سے باہر ایک ٹیلے پر قرآن پڑھایا کرتے جہاں اُس وقت چوروں کی بستی تھی۔ ایک بار ڈھیرہ والے سے کچھ اختلاف کے بنا پر گاؤں سے باہر ایک میدان میں لحاف لے کے بھاگا۔ رات کو خبر پاکر ایک معزز استاد نے منوا کر اپنے گھر لایا۔ یہ خودی اور بیباکی روح کی پختگی کا مظہر تھا جو کسی کو پتہ نہیں لگتا کبھی جوتے کے بدلے کھڑاؤں لگا کر ہی بچوں کو پڑھاتے۔ پانچ جماعتیں ایک استاد کا مدرسہ اور سب پر درسی نظر۔ کھیل کود میں تعلیم دیکر بچوں کو خوش رکھتا تھا کسی کے گھر جانے سے احتراز کرتا۔ زہد وتقویٰ کی مثال بنا تھا تب سے اس کی شخصیت کا معترف و مرید ہوں۔

بعد نیاز

(غلام حسن بٹ یارہول باہنامہ کولگام (۱۲)

حقیقت اور خوش فہمی کے القاب

تصورِ شرک و بدعات کے پار توحید کے حدوں کو چھوتے ہوئے مذہب اسلام میں تنظیم شریعت کی قلعہ بندی کو کہیں چھید نہ ہونے پائے تب اس دین آفاقی کو قبول کرنے والے مسلمان مسلسل جتن عملیات سے مومن کہلائے جائیں۔

مسالک کے ائمہ امام قرآن و حدیث کے بحوالے ہر فرد مسلم کے لئے دین کو آسان FLEXIBLE اور پاکیزگی سمجھانے میں خوب تر پیش کرنے کی ذمہ داری انجام فرماتے ہیں لیکن گروہ بندی اور تفرقہ کے لئے قطعاً نہیں جب ہم نے اسے اپنی بے عملی، کم علمی، کوتاہ بینی، خود سری کو عملی زندگی کی دیدہ فراموشی میں گھُل ملا دیا تو اتحادِ مسلمین از روئے خلافت و امامت کے مقصد سے روز بروز دور ہوتے جا رہے ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ ائمہ اربعہ اماموں کے عظمت و خدمت کے بدلے تفرقہ میں سرتاپا ہم عاصی بنے جا رہے ہیں اور دین کو باعث طعنہ غیر مسلمان اُبھارنے کے مرتکب ہوتے جا رہے ہیں۔ کتنے مبلغین اپنی اکائیوں کو اس طرح بڑھاوا دے رہے ہیں جن کے نتائج میں اتفاقِ ملت کی اشد ضرورت اور اتحاد مغربی حیوانیت کی کھلی صداقت عیاں نہیں محسوس ہو رہی ہے۔ کاش وقت کے تمام مبلغین شریعت کے دعویدار اعتقادی بصیرت سمجھ کر ایک ہی نشست میں ہمیشہ کی یکتائی نشست سنبھالنے میں ذمہ داری پورا کریں۔

اس ریاست میں کفر توڑ اذان حضرت فقیر بلبل شاہ قلندر سے بلند ہوئی علم و عمل میں جہاد اکبر تلاوت کے ساتھ جہاد "لو انزلنا ھٰذا القران ...... او خاشعاً" کا درس عمل عیاں ہوا۔

یہاں توحید کے ترویج میں جہاد اکبر کو کیسے کبھلا دیا جائے لیکن شرک و بدعات کے پوشیدہ خفتگی میں سامراجیت کا ہلکا بھی پھوٹ نہ نکل پائے۔ یہاں اعتقاد کے نام پر شکم پُری کے ایسے تانے بانے بنائے جارہے ہیں کہ نونسل کم علمی اور بغیر عملی زندگی مشاہدہ نہ کئے ہوئے۔ ضدِ اولیاء اور بزرگاں کے خلاف کہنے کو حکم ثواب اور جہاد سمجھ رہے ہیں۔ خدا کرے آسمان دین کے ماہ و تارے چمکتے رہیں اور انہیں دن میں بھی نظر آنے کی توفیق بخشے۔

اس رِشیہ وآر یا پیر وآر میں جہاں ہنود برہمنوں کی پوجائی عبادت کا منفرد قطعہ ارض اسلام کے نور نے انہیں تاریکی سے نکالکر روشنی کا منارہ عطا کیا جس میں عمل تصوف تب سے اب تک جاری ہے لیکن زمانہ گذرے اس اُبلتی تیل کی ریاضت کو بھنگ و تارے سے مِلاکر عشقِ حقیقی تابہ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم مدہم کردیا اور اس ارض پر مصنوعی صوفی درویش، عیش پرست رنگے سیاروں کے بھیس میں ظاہر ہوتے رہے اور مختلف خود غرض اور ان جان ناموں کی تشہیر ہوتی رہی جن کے متعلق حقیقی یوں وضاحت ہے۔

(۱) شیخ: ہر ایک جانتا ہے کہ فارسی میں شیخ بوڑھے بزرگ کو کہتے ہیں یہاں شیخ موچی کو بھی کہتے ہیں اور یہ بھی درست عیاں ہے کہ ہر کوئی غیر مسلم دار داسلام ہوا تو اس کی ذات بھی شیخ رکھی گئی اور عموماً یہاں کے اولیاء بھی شیخ سے منسوب ہیں۔ مثلاً شیخ نورالدینؒ، شیخ حمزہؒ وغیرہ۔

(۲) درویش: کشمیر میں قدیم متعمل الفاظ رہا ہے جو در در پھرے اور اپنی

پیٹ بھرنے میں کوئی نہ کوئی رنگ اپنالے۔ قدیم زمانوں میں بے کاری کی وجہ یہ ٹولیوں میں پھرتے رہتے جیسے کہ شیخ سعدیؒ نے ذکر کیا ہے۔

اصل میں یہ فارسی کا لفظ کسی اچھے خدا پرست سے بھی منسوب کیا جائے لیکن تب یہ لفظ دُر، موتی، ویش گاؤں، دُرویش

یہ لفظ بالکل پیر اور خدا دوستوں کے صفات سے الگ جانا جاتا ہے کیونکہ عام طور اس نام کو پیرون بزرگان تصور کیا جاتا ہے یہ عموماً ان پڑھ، بے کار کسی پیر یا وردات پسند سے ملتے جلتے رہتے ہیں۔ تب کوئی حرف ان سے عملاً کر گاؤں گاؤں پھر کر کسب معاش کا ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ بھنگ نوشوں اور خلل دماغ انسان کو بھی درویش کہا جاتا ہے۔

(۳) پیر:۔ یہ لوگ مسلمانوں میں متبرک اور روحانیت پسند ہوا کرتے۔ ان کا کام بزرگان دین نے تبلیغ مریدان کے لئے ذمہ رکھا تھا۔ ہر گاؤں میں ان کے منشاء کے بغیر یا حاضری لویدہ کے کوئی ابتداء نہیں کرتا۔ پہلے فاتحہ دی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام در کشمیر آنے کے ساتھ یہ پیر لوگ اقتصادی ترقی میں رواں دواں تھے ان میں بہت بزرگ، مشائخ اور روحانیت کے علمبردار شخصیت بھی پیدا ہوئے وقت گذرتے یہ مولوی، مبلغ، پیر ترقی سے اس اپنے پیشہ کو بارگراں سمجھنے لگے

کشمیر میں بعد ۱۹۴۷ء انہوں نے تعلیمی ارتقاء کے ایماء پر اور آستانوں کے بوسالت سیاست میں حصہ لیتے ہوئے جاری حکمران بنتے رہے۔

(۴) بابا:۔ کشمیری زبان میں ببَ اور اردو میں بابا پکارا جاتا ہے۔ بابا کے معنی باپ، دادا ہے۔ بب کشمیری زبان میں پستانوں کو بھی کہتے ہیں، عموماً بزرگ عمر کو بھی خاندان والے یا سماج میں بب، بب پکارتے ہیں۔ خدا پرست آدمی یا ولی شخصیت کو لفظ بابا جوڑ دیا جاتا ہے مثلاً بابا ہردی ریشی، بابا یدر

الدین ریشی، بابا پیام الدین وغیرہ ۔ اس طرح بابا ایک خاص حرمت کا عملی تصور ہے یعنی جس نے دنیا میں ترک لذات پر قابو پایا ہے، اپنے شہوت کو مارا ہو، اسے آہنی کڑا انہوں کے بازو میں پہنا ہو ۔ یہی وجہ ہے کہ درویش خدا پرست طریقت پسند اپنے بازوؤں میں کڑے پہنتے ہیں ۔ اور حق تو یہی ہے کہ انہیں جب بابا بابا کے نام سے منسوب کرنا موزون ہے اور درست بھی ۔ بھنگ نوش بھی ایک دوسرے کو جب کہتے ہیں لیکن اصل میں بشریت پر قابو یافتہ کو یہ حرمتی نام مناسب ہے اس لئے عوام الناس اس لفظ کو غلط طور استعمال نہ کریں۔

(۵) متو :۔ یہ بھی قدیم مستعمل اصطلاح ہے، کوئی جنم سے دماغی توازن میں غیر طرز حرکات وشرارت کرتا ہے تو اسے متو کہتے ہیں' بذاتہ یہ لفظ ضدی' اکڑ تند، بادی اور غیر متوقع طریقہ اپنائے ہوئے پر جوڑ دیا جاتا ہے پھر کوئی درویش یا قلندر بصیرت کے بناء بھی لوگوں پر برستا ہے، پیٹتا ہے، پتھر اٹھاتا ہے۔ اسے بھی متو کہتے ہیں مثلاً متو بدسگامی، سلطان صاحب۔

(٦) فقیر :۔ لفظ بآسانی مستعمل ہے لیکن یہ اصطلاح جناب پیغمبر کا فرمودہ عربی فقرہ ہے الفقر فخری والفقر منی۔ اس لئے یہ جاننا بہت دشوار ہے کیونکہ عملی زندگی کا واضح عکس و دستور ہے ۔ ہم کسی مفلس غریب کو بھی فقیر کہتے ہیں اور گداگر کو بھی ۔ لیکن اصل میں یہاں تصوف کی دنیا میں وہی فقیر ہو سکتا ہے جس نے کئی سالوں تک ازدواجیت میں زندگی بسر کی ہو پھر ترک سُنت کیا ہو اور محو لا الہ الا اللہ میں عملاً محو ہوا ہو۔ سنت سامنے موجود ہو لیکن اس سے متنفر ہوا ہو پھر وہ بھی رضامند ہو وہ لوگ جنہیں اپنی عورت مر چکی ہو پھر فقیرانہ طرز اپنائے درجہ نہیں پا سکتا ۔ وہ جنہوں نے پہلے سے ہی شادی نہیں کی ہو لیکن جنم سے ہی خدا پرستی میں

باذن اللہ سرایت ہوں فقیر کہلائے اور اولیاء اللہ خصوصاً ریشیاں نے ایسی انتخاب ازلی میں ہمہ جہت کے منازل طے کئے ہیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے اسے لحد سمجھے اور عملاً اس پر عامل بزرگان ولی بھی ہیں فقیر بھی۔ درویش بھی اور مجذوب بھی۔

اس لئے اس کی معنی وسعت اندازہ سے بہت وسیع ہیں یہاں یہ سمجھنا کافی ہے کہ یونہی کسی کو بابا یا فقیر نہ کہا جاوے۔

طالب روح
غلام محمد وگے بیر بابا
12-12-2004

جائزہ ماضی و مستقبل

ایک عجیب تماشا، عجیب لطف اندوزی
عجیب کڑواہٹ درویش کی یا خدا پرستی کی

خدا پرست فقیر و درویش کے ظاہری زندگی کے بعد اس کی حیاتی کا اثر اس کی سابقہ گذری دور کے مطابق کسوٹی پر پرکھانا لازم بنتا ہے اور ہر بزرگِ خدا کا یہی دستور رہا ہے کہ اس کے بعد اس کے ثابت کردہ دنیا فانی ہے۔ بقا کی تلاش ہو یقصد آمدہ اور آوردہ ہوتا ہے یہ جانچنا پڑتا ہے کہ اس دستور کے مطابق کوئی اثر لیا ہے۔ نصیحت و عبرت کا درس پکڑا ہے گرچہ اس کی زندگی بہت کٹھن اور ہمارے لئے ناقابل برداشت گذر ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس کے تھوڑی سی ربط میں اس کے عملاً دکھائے گئے نقوش کے بمطابق نفس حلال اور نفس مُطمئنہ کا کوئی نہ کوئی پیرو کار ہو بھی سکتا ہے پھر اس کے درجہ منسلک سلسلہ کے مطابق اسے مرشد بنانے کے اہل بن سکتا ہے لیکن سُلسلہ صاحب بُد سگامی کے یہاں رونمائی حالات و واقعات پر افسوس ہی نہیں بلکہ کلی افسوس ہے جہاں اس کے بعد وفات اس کی کوئی رمز تک موجود نہ ٹھہری۔ پھر بھی کہیں ہو تو بھیانک اندھیرے میں وہ کرن خاموش بنوا کے چھپا دی۔ یہ سب جانتے ہیں کہ جلالی متویانہ مزاج اور بصیرت کے

بنا، وہ کسی کو اپنی صحبت ہم نشینی نہیں ہونے دیا۔ کوئی ذرا دعویٰ کرے کہ کیا وہ
ایک روز اس کے سامنے کے زائرین میں اس درویش کے نزدیک دوش میں ٹھہر
پایا ہے یا کسی کے ہاتھ کوئی قطرہ آب لیا ہے ایک طالب کی نیت آرزوئی میں
وہ قبول کیا ہو۔ نہیں کبھی نہیں کسی کو اب بھی معلوم نہیں کہ وہ پابند ترکِ سنت
کے ہاتھ بغیر کبھی کسی کا برائے خود لیا ہو، ہاں کبھی رحمانی طرز کلمات اپنائے
یا اشک ریزی کے بنا، کبھی لیتا تھا۔

پھر کیا ہوا، کیا اس نے اپنی ساری زندگی کڑوی جائے اور خاک نشینی میں
اس لئے گذار دی کہ فوت ہونے کے بعد وہ ہر ناجائز کو اپنے تابع بنوا کر خوب دولت
میں غرق ہو جاتے تا کہ اس کا ظاہری گھر اور تعمیر مقبرہ حاصل ہو، ہر موسیقی کار، ختم
نواز، زن و زر داری، سیاست گری کے جنم میں مولویاں وقت کے لئے بنڈار
نوازی کا خود مشاق بنا ہے یا فیصلہ لیجئے کہ وہ دستور جہاں خوف خدا، خدا پرستی
حلال خواری، انسان دوستی، دین کی پیروی عبادت سے روح کی نزدیکی، راہ
اولیاء کی تابعداری اور بدعات کی جھوٹ و نفرت ہو۔

جب ان کے اہل خانہ اور قبیل الذکر ظوائف سے پوچھا جاتا تو وہ ایک جملے میں
جواب دیتے ہیں کہ یہ بب کا منشاء اور کرتا ہے پھر آپ کون اور سوال پوچھیں۔

ابی سے جو نتائج مشاہدہ ہوتے ہیں وہ یہی ہیں کہ نہ کسی طرح دولت اور بنڈار نوازی
کا شب و روز ہو، پھر آپ اس دورا ہے پر اس درویش کے متعلق کیا رائے اور اعتقاد جمائیں
جس کے پاس جانے میں ہر بشر اپنے خطاؤں کو تسلیم کر کے توبہ کی ٹھان لیتا، کسی کی ناقص
عمل کا ایک ذرہ پاکر اس پر کلہاڑی مارتا۔ اب کھلی چھٹی، اب درویشی بھی عیاری سلطانی
بھی عیاری۔

زندگی تھی حیات کی اب سراسر ممات ہے

نہ کفر ہے نہ اسلام نہ کسی سے ملتی وہ شباہت

آشیانہ سلطان صاحب حیاتی

غلام محمد [illegible] بابا [illegible]

[illegible] کرناگ

24-8-2003

SHAHEED NAWAZ A

AMER TA Abad —

توبہ بدرگاہ الٰہی

خستہ دل آسے بو فریاد اے کریم
تھاوتم کن ییوس اُفتاد اے کریم
مسکنت گی میہ تلانی کوت کال
پائمال آسے بو لاران اے کریم
کیاہ ونے کوتاہ سفر ییوم کریوٹھ گوم
ہوش روس ییوس منز سر راہ اے کریم
سایہ ژھاران گوم یژھ کال بوزنم
سینہ سوختہ چوں کباب چھم اے کریم
ٹینت آمت چھُم میہ کوتاہ کس ونے
منز جہانس پامہ زد ییوس اے کریم
ذرہ کیُم بدنہ سپے تی کُس وُچھیم
رُد بہ گوسے عجز و مسکین اے کریم
کوہ بہ آیوس کوہ بہ زالیوس در سرائے
فکرِ کری کرکہ مانژہ کریل گوم اے کریم
موی کھوتے چھِم خطا بسیار منے
چُھک ژہ غفار بییہ رحیم اے کریم

چھُس بہٕ عاصی آس در توبۂ نصوح
ہُیت یہٕ ڈلیم زاہ راہِ ہُدیٰ اے کریم
سنتیو سیتی زُوو منٛے گومت بے زبان
نالہٕ دِی دِی گژھتہٕ بوٗزت اے کریم
کلمہ پڑتھ پڑتھ کرٕ منیہ کیتہ جرم سنگین
نے مسلمان تے نہٕ انسان اے کریم
ساروی تردُس دھکہ زد آس بہٕ
کیاہ ہیکیاہ ژئٕت بار ژالِت کریم
لوٗچار اوٗسم مصیبت گیٚیت شباب
زالہہ کیمہ ژگُن کو ژھالی اے کریم
چھُس بہٕ رجیدہ پیریس بووم یہ حال
اِمتحانو چھِس منٛے ٹیٚرہم اے کریم

21=103-1974

طالب عفو

ایم سلطان رشی و خالدہ بیگم

سری نگر

تعارف مرشد

بیسویں صدی کے آغاز میں خاندان پیر بزرگان کے بسلسلہ جناب پیر اسد اللہ ولد جناب احسن صاحب تولد ہوئے ہیں۔ جناب احسن صاحب ساکنہ سیر کانلی گنڈ عیش مقام اسلام آباد اننت ناگ کے دو بیٹے اعمال شریعت و طریقت کے تابع چہار دہ سلاسل خصوصاً زیر اتباع نقشبند بخارا اپنے زمانہ کے یکتا، باکمال عامل و عابد ثابت ہوئے۔ یہ دو شخصیتیں کبیر صاحب اور اسد صاحب تھے جناب اسد صاحب کے مرشد جماعت علی پورہ پاکستان کے رہے اور وادی میں ان کے مقتدر رجوع میں جناب حسن صاحب ساکنہ فتح کدل سرینگر گذرے ہیں۔

جناب اسد صاحب عامل و محور ریاضت میں اپنے ظاہر کو سد راہ نہیں بننے دیتے اور کبیر صاحب زیادہ روزہ دار اور اوراد فتحیہ سے مشغول ہوا کرتے۔

جناب اسد صاحب ۱۹۷۰ء میں فرماتے ہیں کہ اب کے بعد اس وادی میں تابع سلوک کے پیر صاحبان عنقاء ہوں گے، اس لئے کسی کے طلسمانہ عجوبوں پر کبھی اعتماد نہ کرنا۔ جناب اول دسمبر ۱۹۷۲ء بمطابق ۲۴ شوال ۱۳۹۲ھ بروز جمعہ ۵ بجے نور ازل سے واصل ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

پیرِ شریعت

جنابِ اسد اللہ ساکنہ سیر کانلی گنڈ عشں مقام مصنف کا پیرِ شرع نصیب اور بخشندہ خط ارشاد در سال ۱۹۷۱ء پھر سال ۱۹۷۲ء میں وصلِ حق ہوئے۔ جناب پیرِ شرع تابع سلسلہ نقشبندیہ کے پکے کامل تھے اور ہمہ تن ہم اسلاسل کے پالنہار تھے۔ جماعت علی پورہ سیالکوٹ (پاکستان) کے طالب ترمبیت تھے، ۲۰ ویں صدی کے آخری فقیرِ طریقت سلطان صاحب بہ اولیسی ان کی قدر دانی کرتے تھے اور اسے بابہ کے (پدر) نام سے کہلاتے تھے۔ یہ منقبت رجوع ان ہی کے ایام میں پیش کی گئی (رجوع پیر)۔ روز وفات اسد اللہ اول دسمبر ۱۹۷۲ء، ۲۴ شوال ۱۳۹۲ھ بروز جمعہ صبح ۵ بجے۔

پیرِ شرحک شاہ اسد اللہ — نوہ رُوئیں پر زہ لان چھین باللہ
شُری پانے شرحس آمُت لمن — خون یٔنہٖ چھبوؤمُت یمنی وتن
شب و روز گورمت فنا فی اللہ — پیرِ شرحک شاہ اسد اللہ
نفس مارُت جہاد فی سبیل اللہ — جہاد اکبر پولُن اِلا اللہ
دم ژُڈی تھی دم دیت بسم اللہ — پیرِ شرحک شاہ اسد اللہ
حفظ قرآنن درخود لوُرمت اول — عملہٖ ہُنا ردحس بٔو رُمت لوُل
ہر دم خاموش شیاً للہ — پیرِ شرحک شاہ اسد اللہ
غذا کنہٖ ماٗنس ایذا دیتمُت — آیہ آیہٖ عمہ ستی دل چھولمُت

چہاردہ سلاسل راہِ اللہ
پیر شر حک شاہ اسداللہ
دین و دنیا زآنت عند اللہ
نفی اثبات دایم واصلِ اللہ
طالبس تاب دیم در سرِ اللہ
پیر شر حک شاہ اسداللہ
دَمہ دَمہ قرآن کلہٖ نووُن
رگہ رگہ یا انس زنگہ نوون
آئینہ ذات زولوُن الا اللہ
پیر شر حک شاہ اسداللہ
باسوزو ختمات ذکر تھاوین
خیرات شبہ شبہ باگرؤن
ہر دربار راضی ولی اللہ
پیر شر حک شاہ اسداللہ
لونکچار بیٹھے اوسوم سفراہ
ناد گوم آخر وحی بِللہ
دِل ہے دِل آو سرِ اللہ
پیر شر حک شاہ اسداللہ
سیرس دَمہ دَم ہوہ تنس ہمرہ
حُبہ کے پیالہ مُس گوس باللہ
مسافر رجید خوش باش باللہ
پیر شر حک شاہ اسداللہ

منتظرِ دُعا
گلشن آرا خاکی۔ بنتِ۔ بنتِ اسد صاحبؒ
بیرِ اسد روحی سفراہ شہید نوازہ

دیدِ مے نورِ بطحا　　دِل کعبہ جھُم واللہ
کعبس ڈیکھ دِتھ پر ہا　　سُبحانَ رَبّی الاعلیٰ
بینبہِ مکانِ اللّٰہ　　طواف کعبہ باللّٰہ
سُلطان بُرہان لِلّٰہ　　سُبحانَ رَبّی الاعلیٰ
اللّٰہ انفاس صفا　　رفتار تیز ھو مروا
سرِخم سلطان الا اللّٰہ　　سُبحانَ رَبّی الاعلیٰ
گردش ہفت شیاً اللّٰہ　　منزلِ اقلیم باللّٰہ
سوزِ سلطان بسمِ اللّٰہ　　سُبحانَ رَبّی الاعلیٰ
واتھ مدینہ ہوُ ھا　　دیدن رسول اللّٰہ صلعم
سُلطان سیدوے آگاہ　　سُبحانَ رَبّی الاعلیٰ
بینتہِ چھُے یہ تھاو مُدعا　　کل الکل سہل چھا
رجبید سلطان یکتاء　　سُبحانَ رَبّی الاعلیٰ

25-2-1977

زیارت بابا بدرالدین ریشی

بحوالہ سند باغ سلیمان تواریخ میر سعداللہ شاہ آبادی در عہد شیخ نورالدین یہاں اس بستی کا نام پنجہ گام یا پانژہ پورہ تھا اور یہ محلے لگ بھگ آفات سماوی کے نذر ہو گئے تھے پھر بھی کچھ گھرانے موجود تھے۔ ان قدیم بستیوں کے مزار اب بھی موجود بے زبان حال بتلا رہے ہیں ایسے میں ایک سادھو بنام بدھ یہاں محو تپسیا تھا جس کے متعلق ضعیف روایت باشندگی کشتواڑ سے ہے۔ اپنی انتہائی عملات میں ہنود کا مرقد و مراجع رہا تھا لیکن خدا کے کرم نے یہاں جناب شیخ العالم کو بحکم الہام پہنچایا اور جناب بدھ کو کلمہ طیبہ سے منور فرمایا اس کے بدر یار الٰہی اور دائرہ اسلام کے عمل نے بدھ ریشی بزبان فرمایا دٚیے گوم آلو۔ یا دیۓ آلو گوم۔ یعنی رب سے بلاوا ہوا اور ان ہی تین الفاظوں کے بگڑتے بنتے دیالہ گام موسوم ہوا۔ بمطابق سند تواریخ جناب بدھ کی یوم وصال ۲۲ ماہ پوہ بکرمی مقرر رکھی گئی ہے اور سنہ وصال ۷۶۱ھ معلوم ہے یہ عہد تا وصال شیخ العالم ۸۴۲ ہجری ہے۔ یہ منقبت ایک نذرانہ دربار بدرالدین ریشی پیش ہے۔ ۴ اپریل ۱۹۷۶ء

نادٕ او تھٕ دادہ بٕر دربارٕ ریشی کر نظر
فکرہ و غمہ وٕے کوٗرس لاغر یار ریشی کر نظر
ینٕنہٕ دربار چھِ نظر کرتم نصیب یا بدرالدین
نبچھ تل آسیتھ بو روز ایت بے زان یا بدرالدین

آشہِ چانے دزِ وزِ بجَر حیون چھم درنظر
نور خانس بَر ژپے مُژر یار ریشی کرنظر

بڈ امید دآیم مے چاآلی نیر زاہنہ کرخا آلی
ہُژرہ کا لگ چھُس دَر سفر یار ریشی کرنظر

بہ ور فتار دکہ زد ہاس داغ ننی چھم دَر جگر
کرتہ مرہم کا ستہ شَر یار ریشی کرنظر

دآد کر بے حد چھم بدنس تلم پُرسان از مہر
لا علاجس ہیتہ اکھ خبر یار ریشی کرنظر

مشکلا تو چھنڈ رو ہس لرزِ جانم بے شمار ا
مِتہ تھاو تم غیرِ سگ دَر یار ریشی کرنظر

اِسم چونے کیاہ چھُ شوبان شمع الدین یا بدر الدین
یمتین در دل یمین چھوک المدد یا بدر الدین

واقف اسرار کرتم چھم تھیکُن چونے بحر
رَجید تھاو درزج دفتر یار ریشی کرنظر

بحوالہ تاریخ سند دیالگام از میر سعد اللہ شاہ آبادی یہاں پانچہ گاہ بستی آج سے قبل گیارہ سو اسی (۱۱۸۰) سال تھی جو آنج تحقیق ہوئی ہے محلہ بٹہ پورہ کے برنٹی جانے والی سڑک یعنی بٹہ پورہ کے عقب میں مزار موجود ہے جس میں ایک سنگ سند قبر پر یوں منقش ہے۔

دما لا نو سرہ شیغ محمد انا نید
محمحمو شیغ
للمہ مبارل رھرہ رمضان ۶۴۲۴

صاف عیاں ہے کہ مسلمانوں کی بستی اس محلہ میں بھی موجود تھی۔
بمطابق ہنود یہاں اس زمانہ میں پنڈت ایک گھرانہ تھا، وقت گذرنے کے
بعد برنٹی بٹہ جاین میں رہنے والے یہاں اسی محلہ میں لبنے کو آئے تھے
جس کی وجہ سے اس کو بٹہ پورہ کا نام ہے محکمہ مال میں برنٹی بٹہ پورہ ہے
اس طرح علمدار کشمیر سے قبل یعنی چھ سو تریاسی سال کے یہاں آبادی
مسلمانان موجود تھی۔ "گردھاری لال"
صاحب قبر جس کی سند آج اول اپریل ۲۰۰۴ پڑھی جاتی، کا نام
انا نید شیخ جو ماہ رمضان میں گذرا تھا اور سنہ ۸۲۴ھ

اِلتجاء

یارب کاستم غم وبیماری
ہنہ ناوتم سین بیاہ کاری

مسکین گوسے بیم لاچاری
پوشہ وین کرہ تمے یاری

بشری یانہ بیم ترچھم آواری
غافل دراس گوس ناری

رلوان آسے بوزتم زاری
اللہ بنیتم مے عاری

لاگتم مے طبیب لگے یاری یاری
بینایہ کُل چھک اسراری

تنگ دس گوسے چھم دلگیری
کاستم ساری ناداری

زانن چھک تری چھم عیالباری
چھ نس تھاوتم پائیداری

چھک تری غنی کرفرمان جاری
مُصطفیٰ شو بیاہ قرضداری

پردے کرتم تزیمہ اہناری
ناموس تھ دتم بازاری

بندگی نے کرم چھم دل آزاری
عفو ستیہ کروم نورہ فواری

کاستم دوریہ رنجی یہ ژھلے ساری
سن میون بلہ بالولہ اماری

مُنا ہس منز دیتم دل بیداری
یہ ووہھ یتہٕ نہ میلم شرمساری
رجیدؔ عاجزس تھاو شہسواری
بقا ہس منز روز بابا یاری

★★★★

یُس آو بنیت روزکتہ خاموش
مسہ روش ہیرو منے مسہ روش
رٹمے چیرے بمہ پاپوش
مسہ روش بیرو منے مسہ روش
چانی جلالن ڈول منے ہوش
زدروٗنس گوم آکال پوش
ہینزہ لآی لآی کوتیس فراموش
مسہ روش ہیرو منے مسہ روش
شہری پانس لگوم سیم آب جوش
کرتام منے کر آرام نوشس
پوشتس کورتیم نعلین اوش
مسہ روش ہیرو منے مسہ روش
چانی کل منے ہار بر دوش
بُچھ بُچھ روزان چھوک دیوش
گریہ کر کر منے ژھوون کلہ پوش
مسہ روش ہیرو منے مسہ روش
واقف حالو تھو تیم نہ گوش
چھوی ژرہ ہینی بجرگ پوش
عاجز گووُمت بہ سفید پوش
مسہ روش ہیرو منے مسہ روش
ہنہ ہنہ گوتھس گوم سوین پوش
سور رود تھس بہ گوس بے ہوش
رجیدؔ ژالہ کوت چھوس سرپوش
مسہ روش ہیرو منے مسہ روش

19.9.78

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"رحیم صاب بھند"

از بیان زبان عبدالقدوس منجہ خان ساکنہ ہاکورہ در تحریر سوانح سلہ صاب بذ بسگامی بالقلم دمشاہدہ وصحبت شدہ از محترم سابقہ ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول دیالگام محترم غلام محمد وگے۔ رجیدہ فقیر بابا بیٹھ دیالگام۔

پدر عبدالقدوس غلام رسول منجہ خال ساکنہ اسلام آباد اپنی روحانی عقیدتمندی کے یقین میں اپنی ظاہری دنیا کے وساطت اُخروی کے الجھن میں پیرو درویش کے تجسس دعا کے لئے سرگردان تھا۔ اس آرزو کو پورا کرنے میں سونگھتے سونگھتے شمالی کشمیر کے موضع لارکنگن کے ایک چوپان گھرانے میں کسی کم عمر مجنون و مجذوب کے ملاقات کا حس پاتے ہوئے وہاں جاکر غیر حاضر خانہ پاکر چوپانی ریوڑ کے دور چراگاہ تک جاکر اپنی پیاس بجھائی اور کچھ تسلی پائی اس کے اہل خانہ سے مجذوبانہ حالت میں اس کی پرورش، بارگیر ہی سمجھتے تھے۔

آخر اور کسی ملاقات پر ان کے ہی فرمودہ پر موضع ہاکورہ میں ایک چھوٹی سی دکان کھولدی۔ ایام زمانہ گذرتے اس نے اپنے کاروبار دکانداری میں خوب ترقی کی۔ یہاں تک کہ مصروف بیوپاری اور دکاندار ہوتے ہوتے ایک مہاجن شخصیت حاصل کی۔ ربط ملاقات تو غلام رسول منجہ خال اور کاروباری در موضع ہاکورہ اس کا بیٹا عبدالقدوس منجہ خال رہا۔

بہت مدت بعد غلام رسول نے اس چوپان زادے کو شرعی لباس میں پاکر اُسے دولہے کی طرح سجا کر گھوڑے پر سوار کرکے یہاں اپنے گھر اسلام آباد پہنچایا اور موضع ہاکورہ میں دو منزلہ پختہ مکان بنوادیا جس کے نچلے منزل میں دکان اوپر رہائش اس کے مطابق دور مہاراجہ ہری سنگھ کے اس قصبہ میں کسی سیاسی تفرقہ کے وقت فقیر رحم صاحب نے یک نفری مٹکہ پر کچھ گیت سنانے کی نمائش کی جو بار ناممکن تھا لیکن اس کے اصرار پر اندر محلہ میں کسی کو لاکر یہ آواز باہر نکل پائی تو گشتی اور حاضر موقعہ پولیس آکر خاموش کرنے کو کہا لیکن فقیر کچھ نہ مانا۔ پھر پولیس آفیسر نے موقعہ ملاحظ کیا اجازت دیدی۔ لیکن آواز میں احتیاط برتنے کو کہا۔ یہاں سے متو فقیر بعد کچھ مدت کے ہاکورہ لایا گیا۔ صبح کسی سے تلاوت قرآن سننا پسند کرتا

اور شام کو سادہ موسیقی۔ بہت مدت کے بعد فقیر دیوسر علاقہ کے موضع گنڈ گئے اور یہاں و لٹنگو میں ایک گھر بنام اکل وانی مقیم ہوا۔ یہاں زیارت نور شاہ بغدادیؒ کی طرف رجوع محو ہوتا رہا۔ یہیں کچھ عرصہ ٹھہر کر واپس مڑے اب اس کے یہ آخری ایام وصال نصیب رہے، واپس آتے ہوئے نزدیک راستہ جموں و سرینگر کے ایک ٹیلہ جہاں کئی ایک گھر بنام (ممہ شیخ) محمد شیخ کے مستقل طور رہا فقیر مجذوبی طرز زندگی میں حلول تھے۔ بازو میں موٹے کڑے، انگلیوں میں دائرے (RINGS) انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئیں۔ بے کار بنی تھیں، کئی ایک زائرین وحاضرین کے مطابق اس کے اوپر کے بازو میں کیڑے تھے جنہیں وہ نکالنا پسند نہیں کرتا تھا یعنی

روحی مستی منز اوس فنا فی اللہ	جسدی ایذا اوس لسند غذا
اُتھن وابہ اُنگجہ واٹ لاپرواہ	منزہ بیٹھ کیم آس ذکر اللہ
در جمال جبس اوس رچھان للہ	بابہ رحم چھ نون فضل اللہ

آخر یہاں اسی نشاندہ ٹیلے پہ آخری پناہ لی۔ اس کے زیر پائے محمد شیخ کی قبر لعد میں بنوائی گئی۔ روز وصال ۵ دسمبر ۱۹۴۳ء سوموار صبح چاشت بمطابق ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ ہے اور ہر سال ۸ ذی الحجہ اس کی برسی منائی جا رہی ہے۔

مقبرہ اوقاف کے تحویل میں ہوتے ہوئے اس کی احساس ہو پائے کہ ان کے آخری خادم شامل ذمہ داری مقبرہ رحم ہوں۔

بابہ رحم

ہر دِ روس دِم بہار شیاً اللہ	بابہ رحم چھ نن فضلِ اللہ

شیخ حمزن بخوشنیس تھو دل گاہ — بابہ رحم چھُ نون فضل اللہ
آو خود در وجود شیخ سلطان — در شہود باگران باطنک خوان
دائم چھُ حیات بسم اللہ — بابہ رحم چھُ نون فضل اللہ
پیر روحی چھُ پیر سلطانس — بعد خود گر یکھ ذرٕ ہین جمالس
وقتہ یکس راجس اوس بوسہ گاہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
یا یہ روز تہ نہان نوّن چھ سلطان — طالبس ہر سوٗ چھو نہ حیران
تاوتمی تھو وتھ پکن الحمد للہ — بابہ رحم چھ نوّن فضل اللہ

چہار سوٗ اوسے سجدٕ دوان — کتھ راوس شرحس پورٕ دوان
مسند طریقت چھُے نورِ اللہ — بابہ رحم چھ نوّن فضل اللہ
روحی مستی منز فنافی اللہ — جسدی ایذا اوس تسند غذا
شرحہ بلبٹھ کٔمی پران ذکر اللہ — بابہ رحم چھ نوّن فضل اللہ
اتھن واجہ اوٗ بنجہ داٹھ لاپرواہ — نفس ماریت پریت الا اللہ

در جہان جس اوس رچھان باللہ — بابہ رحم چھ نوّن فضل اللہ
ییتھ زمانس منت شکر للہ — جائے یمی ییتہ زرٹھ رحم باللہ
در نیوہ گنج چھُے خوانِ اللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
نیرٕ کوڈ رحمتن از سلطان — نوٗرس مشتاق سوٗرے زمان
رحیہ دیالہ گامی قمم باذن اللہ — بابہ رحم چھُ نون فضل اللہ

9-11-76

★ ★ ★

دچھوم دیدو جلو یارام شب — گیم میہ سار ارمان پورٕ ام شب
مدعائے زندگی بس در ام شب — گیمی گُل تازہ نوبہار ام شب
چھ خود عندلیب غزل خوان ام شب — دچھوم دیدو سجدہ جان ام شب

وچھوم تس حورٕ اندر اندرٕ میتھ نورٕ مشعل   چھ الستادٕ منگان کیاہ تھام امِ شب
گھٹے منز نور کی نور راہ وو شلان   چھ حورے رشکہٕ ستی مند چھان امِ شب
چھ بیٚرکال و حد تس گرکنادام شب   رجیدس کمنِس یت کارام شب

6-5-1973

شاہ نعمت اللہ قادری صفاکدل سرینگر

قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھوک.   بہ متین تے گرٕ متین دلدار چھوک
صدر دربار جائے تھاوی قدرتن   چھوک امیر زی نظر چانی بیٹھ نے زرن
ازولایت عارفن مہربان چھوک   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھوک
ارض کشمیر چون دربار شوبہ وُن   سلسلہ چون ماہ تابان ہیچ گون
لرزہ گامتین ذرلنوازی یار چھکھ   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ
غائیلو ستی چھمٕ منے لوگمت زونہٕ گرزن   شادگوس یئیلہِ لوزم تھودپایہ چون
بے سروسامانہٕ منے غمخوار از چھک   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ
نوٹ
نول بہ آس پھیر تہٕ ژو یاری آستانے   عجز و زاری کرٕمے صبحن شامی
یتہِ منے ڈلونٹھ دل شکستن باو چھکھ   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ
چھکھ سخی دِتم خاراتھ پوشہ وُن   زین و دنیا اذکر اللہ للہ وُن
طالبے اسد رجیدس پیر چھکھ   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ

7-2-1976

۱۵

۲۴

کلید گنج سلطان لا الہ الا اللہ   کارِ بند کل جہاں است لا الہ الا اللہ
سالکان را منزلش کوتاہ کرد ازیں فکر   لا بکان معلوم شد شاں لا الہ الا اللہ
از وجودے ایں لطف حق یافت آدم اصل خمر   تو بہ حق منظور شد شان لا الہ الا اللہ

کس نہ شد رسل الزماں تا نہ یابد مغز این | نور محمد جان احد است لا الہ الا اللہ
علم کل کل بصارت سیر اسرار مخفف کل | محمد رسول اعظم شان لا الہ الا اللہ
گنج ازل نور محمد با بہا علی قرار | ذوالفقارے ہر پیمبر لا الہ الا اللہ
چہ میہ گویم واقف راز عاشق توحید کن | کرد قبول راز رجید لا الہ الا اللہ

۲۵

بوحض چھس خستہ گوومت | کنن زاہ چھوی ناگوومت
منے گوومت پارہ پارے | ژلوز کھ ناکھ اشارے
لژھے منز چھس بوڈلوومت | کنن زاہ چھوی ناگوومت
بوہ نالان آسس کوتاہ | چھُ نالن آب میون آہ
رگن خون خوشک گوومت | کنن زاہ چھوی ناگوومت
عشق پیوم اشکہ سیلاب | گوومت کوڈت خون خراب
سفیدس منے کالہ گوومت | کنن زاہ چھوی ناگوومت
پُر میون گوومت منے جگرس | وزِ وزِ تت بوچھو نتس
منے سورس تہ سور گوومت | کنن زاہ چھوی ناگوومت
بہ کورمت عاقلو در | گوومت چھوس تہنز کھوتہ بد
بہ ماٹز کریل چھوس شر کیومت | کنن زاہ چھوی ناگوومت
سرا ے منز بوبے رائے | یوان آیم منے یر ونہ ژھالے

رجید سر راہ چھُ پیومت
کنن زاہ چھوی ناگوومت

4-3-1979

۲۶

بیتاب گوس عالی جناب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب
جسمس منٛزٕ چھُم ہنہٕ ہنہٕ عذاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

چشمن منٛزٕ گومت چھُم سراب — فکرو غمو کوٚر ہس خراب
ژرے نش بہٕ ہیتھ آسے کتاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

چھُم نے منٛزٕ حاصل کینہہٕ ثواب — سُے تھٕر چھُم چھوس لاجواب
در عاجزی چھوس آب و آب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب
زانیت گناہ چھیم بے حساب — روٗد کھ توے زولوش جناب
روٗدوم نہٕ دِنی کینہہٕ آب و تاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب
مُشرتھ بہٕ حق گو در شباب — اظہار کرٕ کیاہ چھوس ذُباب
مستی منٛزٕ بوس ژرد ذلاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

سایل بوٗ بیشِ بو تراب — فلا تنھر شو بیم جواب
ژھنہٕ غنچی ساری طناب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب
دیدارہ موکھ چھُم پیچ و تاب — و چھپے بوٗر روٗے پھولہٕ وُن گلاب
اَنہٕ گٹہٕ کھسہٕ زن آفتاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب
عاملن تہٕ عاشقن ژٕ محراب — آس خستہ گی درا ضطراب
رجید سی کرٕ ڈِنہ لُعاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

16-3-79

۲۹

آر ییہٕ نے میانہٕ بیرو ژرے لگے — خستہ دل چھوس بستہ گو دمت ژرے لگے

کوت کالا دربدر روز لوز تم　　　یاد منے پھلی گل روسں ثرے لگے

یامہ رچیم مجنون دراس ثرے پتے　　　سنگسار گوس دل عاجز ثرے لگے

پیرہ ونتم یوت راہ منے کیا کھوتم　　　سر راہ پیوس اشکہ ترسر ثرے لگے

باوہ کس حال بے کسس کوس ثرے سوا　　　مسکین گوس ہٹیس کینس ثرے لگے

دھکہ زدھ سی دکر لائین چھاروا　　　بیتیمین ایستادہ کرنس ثرے لگے

دہ دبدن منے ودنسی کیہنہ چھم نہ ثرھین　　　عاجزن پرسان تل نس ثرے لگے

آسانن گت گرگر ہر تھ پیوس　　　مر تھ ونی دیم زندگانی ثرے لگے

سادی میہ نادنی تھاوم ثرہ کن　　　عام وخاص منز میہ گیلان ثرے لگے

آدہ نی میہ وعدہ کورتیم یاد یاؤ　　　ساتہ ساتے ساعتے حیسنس ثرے لگے

چون دامان میہ رٹم یامن لگھ　　　صبح وشامن جگر پارے ثرے لگے

عشقہ نارن سور کرتیم جوہر زن　　　برہ گوس لوی یادنی سر ثرے لگے

منز جہانس تن تنہا چھوس پیومت　　　سر ازل پیچھ ناونس ثرے لگے

چھوس لور جید معصوس ثرہ یرگوم
معصوم عمرے ذکر لوزنس ثرے لگے

5-2-1976

ھا ہوٗ حَے چمَن چمَن

سوداے یار بمَن بمَن
ہا ہوٗ حَے چمَن چمَن
کعبَس کمہ سوے گژھ بو نمَن
ہا ہوٗ حَے چمَن چمَن

تو ندرِ نٔ ژھٹہِ ییمی دارے تَن
نارس اندر نوٗر پآدٕ سپدَن
خوٗنَس پَنہٕ نِس تِم گران
ہا ہوٗ حَے چمَن چمَن

سَتہِ دری یاد گژھہ سوٗتھی ژٕ گنڈَن
زنگہٕ زنگہٕ آبَس پوش چھی پھوٗلَن
بردار اَنا الحق یار سپدَن
ہا ہوٗ حَے چمَن چمَن

آدم آس بوچھس آدن
ینیمِس تام گوس ژٕے گنٛزرن
اُلفے ہوٚل ڈرام ہیف سُہرٕبن
ہا ہوٗ ہے چمن چمن،

بَر دِتھ ہانکل چھے عآرفن
کمہٕ کمہٕ طوطہٕ آیہ کلمن
ہمتھ بیتہٕ نیتھ کیا گو گوشن
ہا ہوٗ ہے چمن چمن

حسین اَنہار ح حآرتن
ہے سُرمے دوٚن چشمن
آبِ حیات دروٚگ ظلماتن
ہا ہوٗ ہے چمن چمن

مجنوٗن اُبنہٕ تھے راوَن ظوٚن
تتہٕ نو گرٛند چھے کوٚن یاین
رجیٚد محو روز انفاسن
ہا ہوٗ ہے چمن چمن
25-03-۱۹٦٤

شاہِ ہمدانؒ

عائِجز گوس بوزتَم سیر لاچاڑن چاڑ گر ژھکھ اُمیر
تو دَرتَن کوٚر نکھ دینگ اُمیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضؔ اُمیر

چانہٕ پینہٕ کُفر گوٚے لتہٕ مونجہٕ گیر گٹہٕ ژٕج گاش آو یا اُمیر
ثانیٔ عَلی ژھکھ با تدبیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضؔ اُمیر

تھَدِ پایہٕ ژھکھ وُلی حاصِل بعیر دینِ اسلام ژٕٮ۪ے چوٗوتھ شیر
اَمہِ چوٗن لَلہٕ وٗن در کشمیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضؔ اُمیر

بُڈِ ژھم چانی ژھکھ مردِ پیر کرتَم یاری پیشِ قدیرؔ
لیکھہٕ ناوتَم مےٚ خوش تقدیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضِؔ اُمیر

گوس لاچار ژھس دَر زنجیر موکلاوتَم ژھکھ میوٚنے پیر
تنگ دس گوٚمٕتے ژھس دِلگیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضؔ اُمیر

وُنِر کالک ژھس گوٚمت اَسیر ہیٚتم اکھ خبر یا حضؔ اُمیر
کیا وَنہٕ رٕچھیدِ گوٚمت گیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضؔ اُمیر

توبہ بارگاہ الٰہی

جھم نہ خبر کتہ سیدم یم خطا
ولنہ آسے زالہ سے بہ اے خدا
تلم کیتیاہ منے سفر کیاہ جھم راہ
جھم نہ خبر کتہ سیدم یم خطا

خوان میونے ڈدی وُدی گومت سیاہ
ولنہ یلوے برتھ آیم سارک ہا
جھس موڑیومت ٹھولسے منز مولہ ہا
زون لج ہتر زونہ گوم بدحال ہا

دوبی وانے جھلی جھلی گیم ریلہ ہا
ودہ نی دوبارے شیرتم یم کریلہ ہا
موردگومت زندہ پالس خارہ ہا
والہ واشے لوگس گتیم پارہ ہا

زلو مٔنے تھٕجِسم دِنہٕ کوتاہ بے کَسا
گلُٕ مٔنے لوٗسِم مُنگٕ منگٕ تیٖرِ نا مدٕعا
پیوس لوٗسِتھ ووٚنی تُلمَ تھودِ اے قادِرا
جاے گَتہٕ چھُم بنیہ چھیہٕ لَس اے شٔہا

آس تراوت سارٕی وُنیں اے خدا
بخشتم خیرات سوزتم جَل شفاء
میوٚن توبہ کرتہٕ قبوٗل بارگاہ
رجیاد رستگار گٔژھ درجہاں

چھُم نہ خبر کتہٕ نیادِم یم خطا
ولنہٕ آسے زالہٕ سپے بہٕ اے خدا

2-1-1979

کا ہم غم تہ بینیہ پریشانی
پیرِ حق قادر جیلانی
پیرِ چھم آش چانی مہربانی
پیرِ حق قادر جیلانی

گٹہِ منزیک آن گاشں انتم
اعلان تھذرک ثرہ لاثانی
زخمی دِل پھوڑلہِ لافانی
پیرِ حق قادر جیلانی

لاچارن چھکھ وردِ زبانی
یمیتمین چھکھ ثرے تلانی
مُردے زندہ آگھ کرانی
پیرِ حق قادر جیلانی

شوبنا تم پتھریم چانی
بے کس حال ثرے یادانی
راہ ھُدی تھذی کار چانی
پیرِ حق قادر جیلانی

کاہ نوو سارسنے چُھکھ زآئی
وِرد ہر دَم غوث اعظمی
دَر وُسیلہ ژہے دِمہ ہیوآئی
پیرِ حق قادر جیلآئی

فیضُک دُری یاوِ ژہ گرژانی
شورو ستر ذَر نے، جیلآنی
چانے کراماکھ چھِ تاباآئی
پیرِ حق قادر جیلانی

پیرو دُچھ حض اَرِ ہر سآئی
غزُ بتک نار چُھس بیچاآئی
کارِ رجبند بنتہ آسآئی
پیرِ حق قادر جیلآئی

تحریر 12-2-1474

تعارف

زیر سرپرستی پیر اسد اللہ محو بسلسلہ نقشبندیہ کے یہ مناقب اس کے عشق وبقاء میں ندامت گوئی کا برملا اظہار ہے گو کہ اس وادی میں تب اور اب اس سلسلہ کے دامن گری بہت خشکل پڑتی ہے، جہاں صداقت گوئی، حلال خوری انتہائی پاکیزگی اور بلاناغہ سحر خیزی بنیادی امورات شرط طالب ہیں۔ اس لافانی دستور دین میں منازل روح اور پرواز کے مدارج ناقابل گو عنبریں شاہدات نصیب ہوتے ہیں۔ طالب ہر طرح اتباع میں رواں دواں گذار ہے لیکن حیرت وحسرت کے اس دنیا میں کشش سلطان العارفین کی قوت حاکمیت میں رجبیدؔ کو یہ وہم وگمان تک کیسے گذرتا کہ اس فولادی حصارے سے نکال کر راقم کو ایک متو، درویش کی خدمت بشریت پار بلکہ بجز جوش دوئی کے اس کا لاثانی شریک حیات کا عہدہ نبھانا پڑا یہ حکم خود بذاتِ سلطان العارفین تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہا۔

سخنوری کے دنیائی عکاسی دور تا دور ملاحظہ ہے یہ دورِ جناب نقشبندیہ کے رجوع پیر بہ ندامت والتماس پیش ہے۔

جی۔ایم۔ رجبیدہ فقیر و نادم

پیر چھُم میوٚن نقشبند مُشکِل کُش

اَمہِ دربارٕ راہ ہُدی حاجت روا
دآدک لدٕنے دآدک ژٕلن غم دفاہ
مہر سیتی خوش چھ سپدان پزٕتھ اکھاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مُشکِل کُش

شانہٕ بوڈ تھوٚد قُدرتن کورُمت شہاہ
نبی پٕتّس بَت ہر نفس کورمُت فِدا
نادلایان ژٕ ی گنے چھُس بارجاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مُشکِل کُش

آغہٕ میانیو گوس لاچار بیٚیہ تباہ
پزٕ ھ سان آس یزھ بران چھُس بے کسا
چانہٕ دربارٕ چھُم سخاوت کُھا
پیر چھُم میوٚن نقشبند مُشکِل کُش

سَفر تُلِ تُلِ دِلہٕ ہے گآم پارٕ ہا
بے کُسی ستی چھِم مےٚ جگرس خار ہا
دِل مےٚ اَنتم ژٕرے بجا چھُے دستہٕ گاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مُشکل کُشا

یوٚد بہٕ ژھار نہٕ تیوٚت مےٚ گارتم حیرٚاہ
نظرِ جانے سَیدے بہٕ قُطبیاہ
لغزشو ستی عمر گآمژٕ چھُم فنا
پیر چھُم میوٚن نقشبند مشکل کشا

بے عمل چھُس از ہدایت دِم پناہ
سِلسلہ در سلسلہ چھُے اِنتہا
چھُس بہٕ رحیدہٕ بُڈ بھم جآنٕی بارگاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مشکل کشا

اَقتدائے مصطفےٰ چھوٚن مصطفےٰ
عابدو عآمل مربی بے پناہ
ناد لایان ژٕنیے کُنوے چھُس بار جاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مشکل کشا

06-05-1973.

داوتھ

سالہ ییہ نا خواجہ سُوٗنے بوزِ نا
چشمہ ووٗ تھرس گتنا گرِ ہں بِ بوزِ نا

کوت کال ییٗنہ منتظر گوم ییہ نا
مسکینس اَچھ منّے لوسنم بوزنا

دِلبرن کوٗہ دوٗر ہیتنم سوٗر گوم
سینہ مَزر تھ نال باوس بوزِ نا

ہاے کیاہ بنیوم شہمتن وول منیہ نال
پائیمالس تھوٗد تمکلم وونی بوزنا

آس گلنے مفلسا شنہ ماٗنی زن
ناتوانس نابکارس بوزِ نا

دادِ نبِ منّے لاد کُھرشم کوٗت گرژھے
بیمارس سُے طبیبا بوزنا

منز جہانس پامہٕ رٹٕ رٹ ٹوٗینہ گوم
تنِ تنہا کیاہ مےٚ گدٕ ریوم بوزنا

سَر راہ ییوس نادلاے کَس کُنےٚ
دستگیر اتھ کرُم وونی بوزنا

چھُس بہٕ رتیار آو لَنیس منز ییومت
ننہِ بازر یرِ دپوش مےٚ بوزنا

10-12-

چانہِ دربارِ خستہ دِلَن چھے شفاء
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا
بے کَسن تے بے سرن چھکھ سَردَرا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

چانیٖ وتھ ییمی ژٹ بنیوے سے شیر شاہ
خاموشی منٛز چھ ژِم وحدت نُما
یوٚد گرٛزن تے کانٛہہ تہِ نوٗ چھکھ ثانیا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

در تن و من چھ صفائی بوٚڑ مرتباہ
چانہِ اِرشاد چھی بنان ژِم پُر ضیاء
سیرِ یزدان دیدد دِل رہنُما
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

سِلسِلہِ چانہِ ہمہ اوست چھے اِبتدا
کانٛہہ تہِ نوٗ غیر جُز اِبلیس در جہاں

چھکہ سپیر ہردم کران چھکہ یار یاہ
اَلمدَد اے خواجہ مُشکل کُشا

ہوش دَر دَم نقشِ اللہ نقشبند
از مزّمل صوفِ اللہ چون و چند
منزلِ یاد نِگہداشت چھے بے ریا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکل کُشاہ

نقش اللہ یَس سَنیوو گوّے رُستگار
نقشِ باطِن با نصیبَس بے شُمار
گاہ رَم از نظر خود جل لا اللہ
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

رحیمد چھُس طالبے ماہِ چہار دہ
قادری فیض دایمی کُن یازدہ
سہروردی سُلطان مخدوم بے بہا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

31-01-1961

خواجہ مُشکِل کُشا

خواجہ مُشکِل کُشا بادَسگاہ رَبُ العالمینَ کو رَمُت شہَا
ذاتیَ دِیت نَس نُور بے پناہ
خواجہَ مُشکِل کُشا بادَسگاہ
فرمانِ آنحضورؐ پولَن دایما تزدُون نہ سُنت مُستحبا
ہر دَم محوِ دَم لا اِلٰہ
خواجہ مُشکِل کُشا بادَسگاہ
باریاضت حاصِل تصوّد مرتباہ شرح پور زآنتھ اَونُ بجا
خالِقَن سالکَن بَنہو رہبَرا
خواجہ مُشکِل کُشا بادَسگاہ
فکرِ تمی تور نَم ذِکرِ دائما عشقہٖ دُریاوِچ ہَاوِنَ وتھاہ
رِندَن زندگی دِزِہِبن لاطماہ
خواجہ مُشکِل کُشا بادَسگاہ
کَرِکھَے جبرُوت وُچھ لا اِلٰہ لاہُوت ناسُوت بَنِکھ بینا
رَچیِد لولہٖ تارِ کر زِہنے صَدا
خواجہ مُشکِل کُشا بادَسگاہ

20 - 11 - 1963

شیاَللہ یا شہہِ مشکل کُشا کرَتم نظَر
دآدی بلنم غم ژلنم یکسر شیاَللہ کرَتم نظَر

سینہ جانے ہجرہ بھوٹمت دِلیے لوٹے تبَر
چشمِ گریان چھُس دَر بدَر شیاَللہ کرتم نظر
خونِ جگر وَد مےّ ژانگے چون پوٹیر چھُس فنا
عاریئیہِ نے چھَم مےّ اَرِ سَر شیاَللہ کرتم نظر

نالہِ دِی دِی نارِ دَودُس سوٗر گوٗ مےّ در شباب
زارلوز تَم چھَم مےّ تھَرتھَر شیاَللہ کرتم نظر
مُدتھاہ گوم کران عرضی گوش تھاوُم بے ہوشَس
معصوٗمَس گوم زیر و زبر شیاَللہ کرتم نظر

پیرِ نے بوُدُم یہِ سر نقشبند باآخر
تتہِ اسد شوٗبان زبَر شیاَللہ کرتم نظر
شُری پانےَ گوم آلو گاشس ہووُنم باہر
تنہِ رجیدِ محوِ بازَر شیاَللہ کرتم نظر

25-9-1972

دادِ نے مےٚ کرتم ژٕے دَوا — اے خواجہ مُشکِل کُشا
غمہٕ ؤٕے یہ کوٚرنۍت چھُس تباہ — اے خواجہ مشکل کُشا
سَر تراوِتھ چانہِ ڈیڈٕ تَل — تَس از وسالت بنان حَل
ژٕے نِش شفا دادَن دوا — اے خواجہ مشکل کُشا
ژہ دٕہن وٕتَن دِلدار چھُکھ — تہندٕ بن اکھَن منٛز ذوالفقار
توٗہ چھو صفا پیش مُصطفےٰؐ — اے خواجہ مشکل کُشا
بوٗزم ژٕ چھُکھ بێمتین تلن — چھُکھ لے کَس غمخوار بنَن
مِسکینن سوزَن ژٕ جاہ — اے خواجہ مشکل کُشا
ژٕے چھُے جلال بالا جمال — شرعَس منٛز نوٗر چھُے کمال
ژٕے چھُے طریقت بے نوا — اے خواجہ مشکل کُشا
چانے وَتے بێٹھ یِم فِدا — آستہ گدا بنان شاہ
حاصِل ژٕےٚ حَق چھُے دستگاہ — اے خواجہ مشکل کُشا
چونے اِسم خود ردُّ البلاَ — جِنا تَس تہندٕ ژٕے زلزلہ
نشہِ پیرسے دِرام کُل مُدعا — اے خواجہ مشکِل کُشا
از ہر طرف ییتہٕ پیوس یَتھ — اَدٕ پیرنے وٕنہٕ نم خبر
ہوونم مےٚ ژٕے صاحبِ عطا — اے خواجہ مُشکِل کُشا
شُرُک یہٕ شاہ اسد — یُم گھوٗل نخوت بَنیِہٕ حَسد
آستہ رچیتہٕ خوش گوس واللہ — اے خواجہ مُشکِل کُشا

خواجہ سُند دربار آس لاران ہیمیہ شایہ مشکلین بنان آسان
ہیمتین پرمان پانہ چھکہ کران خواجہ سُند دربار آس لاران

پیر میانہ ہنہ ہنہ آس بہ دزان حال کس ژے سواگرشہ باوان
پامہ زد عمرے آس سوران خواجہ سُند دربار آس لاران

زلیوڈھ بیوم سے سفر گوس ناتوان ہنہ ہنہ غمہ وے آس بہ ہران
شب و روز محشر چھس للہ وان خواجہ سُند دربار آس لاران

سار وے ترووس کانہ تہ ژرھان مَند چھیتھ رُوچھم وو ژی جون دُ امان
منہ ہتم چھکھ شرحک پہلوان خواجہ سُند دربار آس لاران

شرحس منز چھکھ روشن جہان وُلین اسم چھے ذکرِ مَنان
ذکرِ بستی خام کُوند نجتہ کران خواجہ سُند دربار آس لاران

آسے ژھنڈتھ بہ کوہ بیابان بے مثل دُرِ عباد بیان القرآن
محمدِ شاہ پیغمبر چھے مہربان! خواجہ سُند دربار آس لاران

قادر محی الدین توصیف جانی بران　　سوئے بخارا اوس مشکان
تاجِ سلطانی برسر ژیرزه لان　　خواجهٔ سند دربار آس لاران

ذکرِ حق به ارشاد آس تهلان　　راه سلوک راهِ رحمت فرمان
شب و روز دیدار محوِ یزدان　　خواجه سند دربار آس لاران

پیش دربار لب بس هوالله وان　　درجه بصارت یوم هو فی الشان
رجبید چوئے نقش نقشان　　خواجه سند دربار آس لاران

سائیس تَل رَحیم بخشُم خطا	خواجہ مشکِل کُشا چھُم مےٚ پناہ
لاچار سےٚ کرتم اکھ نگاہ	خواجہ مشکل کُشا چھُم مےٚ پناہ
شب و روز کران چھُس التجا	بارگوٚب گوم ژالہٕ کوتاہ
بے سر و سامان چھُس بہٕ دُنیا	خواجہ مشکل کُشا چھُم مےٚ پناہ
گُمراہ روٗدُس گٲیم خطا	توٗبہٕ چھُس حقیر بے زادِ راہ
کاستم مےٚ زنگار براہِ خدا	خواجہ مشکل کُشا چھُم مےٚ پناہ
سِلسلہٕ چون تھوٚد دِل باصفا	ذِکرِ خفی سٍتۍ یتَم ہمراہ
سَفر دَر وطن چھُے تھوٚد مرتبا	خواجہ مشکل کُشا چھُم مےٚ پناہ

بانہٕ آں جنابؒ چھُے راضی باللہ
نُے سند ہیتھ آس شیاً للہ
رجید ہیتھ اُمید مُشکل کُشا
خواجہ مُشکل کُشا چھُم مےٚ پناہ

20-1-1977

یا چشتیؒ

انسانی اخلاق اور ہمہ مذاہب استعمال سُکر اور نشہ ناجائز قرار دے پایا ہے اور خصوصاً دین فطرت اسلام میں کسی بھی نشے کو قطعاً اجازت نہیں۔ بد قسمتی سے جو انسان دائرہ مذاہب سے ذرا دور ہوتا ہے تو مادیت کی اندھیر حرص و آز اس کے موئے موئے گھیر لیتے ہیں۔ اسی طرح کثرت دولت اور کثرت غربت ایسے نشوں کی طرف جھٹاتی ہے کہ اخلاقیات کی تفاوت اس میں موجود نہیں رہتی اور خصوصاً کسی قوم کو غلامی کی زنجیروں میں پھنسانے کی یہ مزے دار ہلاکت ہے۔

اس ریاست میں زمانہ قدیم سے یہ بھنگ نوشی آئی ہے اور بے کاروں کے ایام عمر گنوانے میں کارآمد رہی ہے۔

جدید دنیا کے ذرایع رسل و رسائل نے اسے ہر جگہ پہنچانے میں مدد کی جہاں یہ نو نسل کو کھینچتی ہے وہیں اس کے تدارک بہت کم ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس نشہ کو پیئے اور استعمال کرنے والے خود کو قادری چشتی موسیقار کا فتوی دیتے ہیں یا خود کو صوفی کہلاتے ہیں جبکہ اسے نسبت بہ بزرگان دین کے قطعاً ناجائز اور بارِ گناہ ہے۔

اہل شریعت کے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ زیارت ھند النبیؐ کے ذمہ دار اراکین سے توسط کر کے اِسے باضابطہ اعلانیا اور عملاً ناجائز قرار دیا جانے کی کوشش کریں۔

یا محی الدین چشتیؒ

اندر یمہ واوِ طوٗفانے یہِ کشتی
رٔٹھِتھ نَم لاگتَن بوٗٹھ میانِ کشتی
بیوانِ ووسی ہتی یمہِ جایہِ نیستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

چھُ بیٚزاران دل شکتے آرٕکتی!
کرانِ چھُکھ بے کسَن ژٕے سرپرستی
دِوان حاجات چھُکھ ژٕے دَس بدستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

ژٕے کھوٗلتھ عشقہٕ دفتر عشقہٕ مستی
کرانِ مرہم چھِ عاشق ترٛکشہ ہُتی
چھِ لایان کریکھ دَمہٕ کھٔٹ برٔ گمتی
مدد کر یا محی الدین چشتی

ہِندس چُھک خواجہ اول چُھک ژہٕ چشتی
ہِنت چاَنی ژٕرے لاَجِت پاک لبتی
ژہٕ وصلِ ذات کاسان تنگ دستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

کوٗرُتھ ییلہِ ژٕرے سکوٗت بَرجان ییتی
زٕ دلیوار پاَدٕ گےَ جل سوز گشتی
ژٕ اجمیری ژٕ چستی ہیم مستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

زِ بیم شرعٕ پنہاں لرزٕ ستی
چینگی در گور اوسُے دَردٕ ستی
نَیر چاَنی عشقٕنے کوٗر مہرٕ ستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

چھِہ عاشق تار وایان دل پرستی
چھِہ جگَرٕک خوٗن زالان شمع کیتی
رچھِنہ نیتہِ بے رِیا گوش فقر و مستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

29-11-1980

ہِی مالہٖ ناگرائے چھُم سفر یاوَن
پیۆرِہٕ ہٕسند ہٕپر للہٕ ناوان چھُس

وِزہٕ وِزہٕ کوٚہ چھُم ٹلی آزماوَن
پیۆرِہٕ ہٕسند ہٕپر للہٕ ناوان چھُس

ہیتھ کرٚی کرٚی چھُم مولہٕ ہٕراوَن
وَانٕن منٛز چھُس تھان ڈٗلان

فرہادس ہیۆو اَڈٕہ وَتہٕ تاوَن
پیۆرِ ہٕسند ہٕپر للہٕ ناوان چھُس

اَزلے وَبیٚے لوٗگُس یامَن
صُبحَن تہٕ شامَن چھُم دُشمن

جَامَن وِزِ وِز چھُم چاک دِیاوَن
پیۆرِہٕ ہٕسند ہٕپر للہٕ ناوان چھُس

گاہے کھاجِ نَس بنیٔہِ واجِ نَس بالَن
اَندری توندرس لآجِ نَس بال

گولنَس معصوم شرعیکی باوِن
بیرہ سِند سِپر للہ ناوان چھس

ترووِنَس تہ تھوونَس خلوت خانَن
منے آستانَن کور ورتاو

دَرشہِ منے گنجیس لوگنس داوِن
بیرہ سِند سِپر للہ ناوان چھس

ہمنہِ ہمنہِ ولیے چھُم چھندہ راوِن
خاموش کرِ نَس اشباتن

رجبِدس دلہ کلمہ پر ناوِن
بیرہ سِند سِپر للہ ناوان چھس

12-12-1973

سرِ نوشت میری پہ ملاحظ ملامت
پرِ رندوں کی دنیا میں آتی نہ قیامت
سکوت میں تیر بازی شرطیہ ہے دوستی
کانٹوں کی لڑی میں پائی ہے سلامت
جادوئے سخن تیرے حسرت آہ و بکاہ
خرقۂ رند ناموسی میں دشمنی ہی حلاوت
خرد کے گنجینوں میں سچ جھوٹ اُبلتا پھوٹتا
بصیرت کے جنوں میں عدوئی ہے تفاوت
طائرِ بے نشیمن کو شجر سے کیا واسطہ
ارض و سماء صبح و مساء ناپید عمارت
شعورِ وفا عبث فراموشی بنے دستور
ازل کے وعدے پُر نم فصاحت و بلاغت
سوزشِ ہجر بے چین افشائی ٹھہرے سیف
نزدیکی کی نفرت خوئے شمع ہلاکت
سرِ ملا پُر جنوں سر ناز استغفراللہ
تنہائی کی وادیوں میں رجبیدہ کرامت

اسا جولائی ۱۹۶۷ء

جستجوئے راہ مولا میں طالب کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے کہ مرشد اسے تھوڑے عرصہ میں بالغ درجہ تک لائے۔ لیکن راہِ سلوک میں پہنچ پہنچ کے کبھی سیر تسلی نہیں ہو سکتی۔ عہدِ درازی صحبت سلطان میں ہوتے رہتے ہوئے بھی کب اس بحر کی تہہ نظر آپائے — رجبیدہ

آسہِ یَس پیرِ سُلطان آسہِ ناتَس تہِ گیلان
سے آسہِ نا توشان
آسہِ یَس پیرِ سُلطان

اَسہِ گرٹھِ بَنُن سامان زان تے عالی شان
آسہِ ہے بہار روزان
آسہِ یَس پیرِ سُلطان

زانہِ کُس شان چونے شوزِہین نگین جرنے
روزِیاہ دَر اِمتحان
آسہِ یَس پیرِ سُلطان

فنافی الشیخ یَس غرض حُبہِ صدیق رضؓ تَس فرض
دمہِ دَم تَس پُرسان
آسہِ یَس پیرِ سُلطان

حکمس چھے تابع زمان سُلطان چھکھ حکمران
آسہِ چون دَکنے گگان
آسہِ یَس محبوب سُلطان

اَز ولایت چھے ژٔنے خبَر چھکھ وچھان ستانی اَرِ سَر
بے عار بَنَن چھا جان
آسہِ یَس پیر سُلطان

اُمید چانی بے شمار چانی تارٖیف ادکار
دِیہِ نا پامہِ بے گان
آسہِ یَس جلال سُلطان

رحیمٔ دَنہِ کوتاہ طالبس طالبن ۔ زنگاہ
مَنٛزر جہاں روزِ پرٛژزلان
آسہِ یَس پیر سُلطان

03 = 02 . 1977

میانہِ سلطانہ

مےٓ حض رڈ چھمت چون دامانے

میانہِ سلطانہِ میانہِ سُلطانے

زُو میوٗن یژھتہ حَض قُربانَے
ڈیڈتل بہ چھُ سے پزارانے
کر حَض جاؔری یہوے فرمانَے
میانہِ سلطانہِ میانہِ سلطانَے

جاۓ تھذرس ژےٓ کوہِ مارانَے
نورٔ چون ہر سوٗ تابانَے
ذرہ ذرہ تی کران بَیانَے
میانہِ سلطانہِ میانہ سُلطانے

دآدی لَبہِ نے چھِ دآدی ییتہ بلانَے
یمتِہ پُرسان چھکھ کرَانے
شَیٔ للہ دِتم پرَوانے
میانہِ سُلطانہِ میانہِ سُلطانَے

کوہ یہ حالس مئے چھکھ سنانے
روزا بہ یوت غار زانے
چون آستھ بہ روزا بے گانے
میانہِ سلطانہ میانہِ سُلطانے

شب و روز گتھ چھی تہ کرانے
اعتقادس رآچھ چھکھ کرانے
ساری ہلت ییتہِ چھ سنبھلانے
میانہِ سُلطانہ میانہ سلطانے

نُن کراماتھ چھکھ تہ ہاوانے
فیض چون ساری چھ تھکانے
تاپیٔس رآضی چھکھ تہ کرانے
میانہ سلطانہ میانہِ سُلطانے

صِفت رب العالمین تہ یزہ لانے
ڈٔلِ متین وَتھ چھکھ تہ ہاوانے
حُکمہِ چانے بہ چھس حکمرانے
میانہ سلطانہ میانہِ سلطانے

بجَر چھون دِہنس چھُہ تاباے نَے
حیات توہ ہِہ نِشہِ چھُہ مَنْنانَے
از اویسی رازِ رۄح باوانَے
میانہِ سُلطانہٕ میانہِ سلطانَے

تَھدِ پایہِ چھٕک وُچھان لوزانَے
کانہہ نہٕ حض خالی ییتہِ نیرانَے
رجبیدچھون توحید بَرانَے
میانہِ سلطانہٕ میانہِ سلطانَے

2-3-1983

سلطان العارفینؒ

بوزِ میانی عجز و زاری　　کاسہ سلطان خاری
آس اتھ داری داری　　کاسہ سلطان خاری
ڈزِتھ گوس بیقراری　　شب و روز گوم ناری
گژِ منے علاج ساری　　کاسہ سلطان خاری
آس پھیرتھ ژہ یاری　　ٹھکِتھ بیوس بازاری
ٹنبتھ آم کرُم یاری　　کاسہ سلطان خاری
منے گوم جگر اُجاری　　تینگل منے گام لاری
کر ہمیا آب یاری　　کاسہ سلطان خاری
کرُم دادلو کاری　　غمو ترأوم بیماری
ترأوم ملالہ ساری　　کاسہ سلطان خاری
ہرے جانے گُل کاری　　وتہ چانے عنبر فواری
چھُ لوکُن گاہ ژہ یاری　　کاسہ سلطان خاری
دُنے کتھ لاچاری　　سراپا چھم آواری
کرُم ارمان ساری　　کاسہ سلطان خاری
رٹھم زیرِ سایہ باری　　کر لو ہنن تاجداری
رجبدس رستگاری　　کاسہ سلطان خاری

27-9-1972

کوہِ مارانس پیٹھ جَلوہ گر
حَضِ سُلطان چھُ بندِ پَروَر
نوُرِ یَزدانس کران للہٕ کھوَر
حَضِ سُلطان چھُ بندِ پَروَر

تھِنگِتھ لیُس نادلاے زِنتے بَردَر
مِہرچ نِگاہ تُھچکھ کران سَربَسر
ناشاد دِلِنہِ کران خوشتَر
حَضِ سُلطان چھُ بندِ پَروَر

تھَفرَس کھوُلتھ ذِکرِ دَفتَر
مشکِلَن کران تُھچکھ نِگاہ باہر
مِنتَس منتظرِ ہر فرد وبشر
حَضِ سُلطان چھُ بندِ پَروَر

عاصیَن توبہِ دِتھ بَنان رہبر
دینِ اِسلامَس دِوان تھفر

عَدلک حاکم کاسان شَر
حَض سُلطان چھُ بندٖ پَرَوَر

فیضَس ومیدوار ہنٛد سِکھ گبر
چھُس نام مُسلِم بَنتَم تھفَر
کُلمہٕ کِہ پاسہٕ بنتم غم خور
حَض سُلطان چھُ بندٖ پَرَوَر

تاریف چاٗنی کَران کوتَر
چانہٕ دَربار نورِ آل سَرورٚ
نبی یَنٛ لاگی نے پانہٕ شہہ پَر
حَض سُلطان چھُ بندٖ پرور

آمُت بَنتھ چھُم چھُس دَر سَفر
عاشقے گارتَم نبتم سِپَر
رحید آلوٗ دِوان موخھر
حَض سُلطان چھُ بندٖ پَرَوَر

23=01=1974

دادو بیداد بوزتَم سُلطان رأضی روزتَم
عجزو فریاد بورتَم سُلطان رآضی روزتَم

گاٸمت منّے جگرس کباب دزؤن نار پُر حُباب
اُددی منتس آب شبّیر تَم سُلطان رآضی روزتَم

کوتاہ وَنے کیاہ گوم زخمن منّے نون ہیٸوم
نظرِ اکہِ نار شبّیہلیم سُلطان رآضی روزتَم

نفسن منّے وَتھ راوٕرم غازس منّے ہاے زوگمُ
شرمسارس مُلی منّے ہنّیتم سُلطان رآضی روزتَم

کبرٕ کی جامہِ لاٸگم مکرٕ کی دِیار ہاوِرم
باز آس راز بوزتَم سُلطان رآضی روزتَم

سَتھ مےٚ چاٗنۍ روزہم ساتھاہ ودٕنۍ بوزٕم
نُنۍ وکالتھ مےٚ کرتم سُلطان راضی روزتم

آغو کَس بہٕ وَنے تِم ما مےٚ پاہ دِنَم
دامنَس تَل رٹھتم سُلطان راضی روزتم

پیرو چھُ سے قرضدار دٲد سٕنی چھم عاٗبدار
چارٕ مےٚ علاج کرتم سُلطان راضی روزتم
٢ ثا مہ خاص الخاص
1 حاکمو دَرخاس چھُم ٣ از مےٚ رستگار کرتم
پیش آں جناب گارتم ٣ سُلطان راضی روزتم

رحید گوس بےتاب نورِ سُلطان بےحساب
نظر بے حجاب تراوتم - پیش آں جناب
سُلطان راضی روزتم
09=11= 1963

داوتھ

سُلطان ییہٕ سونٔے
پیٚپر بوزِ اَز میونٔے،

وَتہِ دُھتی مُشکِہ دار
سانہِ گرِ پیٚپر اَز قرار
کاسہِ اَسہِ زۄنہِ گرٛونٔے
سُلطان ییہٕ سونٔے

پَتہٕ پَتہٕ کوہِ ماران
پیٚپرس چھُہ ژھالہٕ ماران
باغ اَز پھولہِ سونٔے
سُلطان ییہٕ سونٔے

پیٚپرو تُلِم سِتَم
وونی ژٕ سے مُلی منٔے ہتیتَم

تراوتَم مَلالہِ پڑوئے
سُلطان بیبہِ سوئے

سَنختہِ یوَ کُری مئے کَباب
حَدِ رَوس گوس بے تاب
مُنتظرِ سگ چوئے
سُلطان بیبہِ سوئے

شاہا گوس ناتوان
پیوس دوُر بے پُرسان
مینٹرِ سوِن کار چوئے
سُلطان بیبہِ سوئے

پڑاران اُسی چھی مُرید
شوبہِ ڈِنی چاٸی زرخنزید
رجید ذِکر برہِ وُئے
سُلطان بیبہِ سوئے

<< 12-02-1974 >>

دَلو سُلطانہ دَلو

دَلو سُلطانہ دَلو مٹے کاسُم یم دآدی دَلو
لوگُس یہ کمہِ ژَھلو دَلو سُلطانہ دَلو

ہیٹمتھَ دّدن لالن ہَملو دِلَس مٹے کوژمے تلوُ
گنےیم چآژ کلو دَلو سُلطانہ دَلو

کَہتوَ بچانیوَ گوم ہولو میٹہ ژآلم کَم تیٹنگلو
کھونے میانے تراوو زوَلو دَلو سُلطانہ دَلو

گیُم ہَٹِ بچآژ ہانکلو نیتِ ہوش گوسے کولو
دھوویس ہاے کَتِہ سنبھلو دُلو سُلطانہ دَلو

گُرِتھہ کَم کَم مٹے ژَھلو موّت لوگتھَم ڈاشلو
بُلبیم کر مٹے سپنک شَلو دَلو سُلطانہ دَلو

ژٕ زور آدر ہانژٕلو مےٚ سوسَن ژاو امہِ حِلو
بَرَے گوس ہِی تَے گلو وَلو سُلطانہٕ دَلو

مےٚ شری پانہٕ گیَم گانگلو تَنےٚ کیتہٕ سوکھ مےٚ مِلو
مےٚ نیرِتھ آم ہا جلو وَلو سُلطانہ دَلو

تھودَے مےٚ جِگر یلو دَما ٹھہرُم بہٕ بَلو
رَوا چھا کرُن یتھ ژھلو وَلو سُلطانہٕ دَلو

آہ ستہِ پاتالو کونہٕ چھکھ وُچھان حالو
بہٕ رووُمت بےٚ خالو وَلو سُلطانہٕ دَلو

ژٕ نو ژھایہِ جوٚنہٕ لالو مےٚ ہیوٚکُس ژٕ تےٚ ونبالو
رَجیدِ تھاوِ صاحب حالو
وَلو سُلطانہٕ دَلو

26-11-1977

ایک شب ستو سُلطانہ صاحب بشوق مخدوم حمزہؒ یہ اشعار تالی
بجابجا کر ادا کرتے رہے۔

سُلطانِ کشمیر

حَسبنا اللّٰہ و نعمَ الوکیل نعمَ المولاَ و نعمَ النصیرْ

سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

سَتھ جھَم جاأنی ژھکھ مردِ پیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

زنگہٕ زنگہٕ بندگوس درٕ زنجیر — پھسروم قسمت گوس بہ اسیر
غاأفِل روۄدُس روۄم ضمیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

نفسَن گژھِ منٛز لاأیِمَ تیر — سَر راہ بیٛٹھ چھ میأنی ہیر
آم کیاہ لیکھنہٕ درٕ تقدیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

عُمرِ منٛے راأدم کرِان تدبیر — طمع کرِ کرِ موشرم مشیر
آس بو ووٚنی کرِان توبہ تقصیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

چاودم پنٛنے بجرک شیر — گرتم زِندہٕ ژھکھ بدرٕ المنیر
بے بال دِ پر کوٚت گژھہ بو صغیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

سُلطان شوٚباہ خاأنی نقیر — تھفِ منٛے دامنس گرِ جیر
رٕجیدُس ووٚنی بنتم بشیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میأنی سیر

24-12-1973

یا سلطانؒ (مخدوم)

بیانہٕ دربارٕ چھسے بہٕ پراران یا سلطان
زار بوزتم چھکھ شاہ سلطان یا سلطان
منز جہانس پیوس بے سامان یا سلطان
غمکی طوفان آس وہتران یا سلطان
ملائے کیاہ ژے مینوئے چھس پریشان
مئہ ہیو نادار ییپہ کنتہٕ یا سلطان
ہیہ ییرٕد مسہ روشم وئے کس
کرے پہ جان قربان یا سلطان
چھُ چیونے راز روحی ادیسی شان
ئیتیم للّٰہ ہتے کرتم پورٕ ارمان
بسلسلہ ہمدردی ہند فرمان
زِ ملک شاہ همدان یا سلطان
مئے پیرٕد وات نادس پاسہ فرقان
ژہ ختم الاولیاء در باغ سلیمان

زِ روے شریعت آکھ معرفت باگران
تِرِہ محبُوب العالم برارض رُنیشیان
زِ راہِ سلوک ژِرہ آکھ ذمہٕ ہیوان
جہاد اصغر تہٕ اکبر کورُت عیان
بہٕ ہر سُو ذِکر یزدان فکرِ خلقان
توے مظلوم دربارٕ چانہٕ گرزان
بصد اُمید رَچِیدِ دیالگامی آو دوران
گلا یمہٕ شایہٕ شاہ چھِ سیدان یاسلطان

1-3-1974

چون دربار

سلطان چھکھ نامدار آسے بہٕ چون دَربار
ییوٚسے ییتھر بہٕ لاچار آسے بہٕ چون دربار

وُچھہِ کُس مۅٚنے دل کَنۍ وُچھار نارٕ دۅٚدس بہٕ یکبار
گوٚس سوختے آوار آسے بہٕ چون دربار

اوشَس مۅٚنے لَجمٕژ دار ییوٚمت بہٕ چھُس بیمار
نارس نَرم گلزار آسے بہٕ چون دربار

کوٚت بہٕ گژھے آبدار یامَو مۅٚنے کوٚر تار تار
یژھے چھُس اُمیدوار آسے بہٕ چون دربار

نۍبر تہ وَنے چھُمہٕ وار چانۍ نظر درکار
سینَس مۅٚنے کاس زنگار آسے بہٕ چون دربار

آساہ بہٕ رفتار سونۍ چھُکھ ذمہٕ دار
اَکِہ وزِ دِتَم اقرار آسے بہٕ چون دربار

بادشاہ کوٚت بہٕ گژھے ہیٚرِ چانہٕ لَژھ بہٕ ڈٕوے
بوزِتھ ژٕ گژھ اِسرار آسے بہٕ چون دربار

پیرو منٛے چھُے درخواست چھُکھ ژٕے خاص آلی صؐ
دِستخط کرُم یکبار آسے بہٕ چون دربار

آغا منٛے گوٚے یار یار تھٲکِتھ آس چون دربار
رجبیدِ چھُہ اُشک بار آسے بہٕ چون دربار

28-7-1973

پیر سُنٛد سوال

کیازِ چھُے میونے مَلال
پیرِ چھُے پیرٕ سُنٛد سوال
کُوَوہ بو پیو حسے در زوال
پیرِ چھُے پیرٕ سُنٛد سوال
وُچھتہٕ میے کُن کیاہ بَنیوٗم
ہَردٕہ واو زن فُرِتھ گوم
چھُس بو ہارِتھ زن شِفال
پیرِ چھُے پیرٕ سُنٛد سوال
دَرصِفات چھُکھ لا اُبال
دِل شِکستَن چھُکھ وِصال
تَھاد حَض میونے خیال
پیرِ چھُے پیرٕ سُنٛد سوال
ہَردَم میٖنہٕ تھَف چانِین کھوٗرن
دوٗر پیٚہ بو چون چھُس نہٕ زرَن
لاین دَھکے چھا بوڈ مجال
پیرِ چھُے پیرٕ سُنٛد سوال

لوکچار رووم بے ہنر
حسابس گوس بے خبر
مٹہ میہ ہتم ڈوں در جمال
پیر چھے پیر شُنڈ سوال
پنن دوپر چھم پامے دِوان
چھم تیر بازی میہ کران
چھونہ روتھس وسہ ون ہلال
پیر چھے پیر شُنڈ سوال
ژنے یتھ بو دلوانے گومت
چونے نقش سُنتھ گومت
روزاہ بو کانسہ ہند پائمال
پیر چھے پیر شُنڈ سوال
کرِ چھس پیومت ہتھ چھم میہ خار
ستمن بو کوتاہ کرے شمار
رجبید چھس چونے بلال
پیر چھے پیر شُنڈ سوال

بیاد شہید شہنوازہ اختر

8-11-1979.

مخدوم سُلطانے

حاضِر ژٙے میوٗنے جان پانٙے مخدوم سُلطانے
کرتم قبوٗل دانہٕ دابٙنے میانہٕ سُلطانٙے

چھم چاک دیت ہتی سینس منٛز کینہٕ تراوٕحص میون
گوٗمت منٛز نالی چھُم چوٗن زولانے میانہٕ سُلطانے

کُس آسہٕ منٛز ہیوٚ مجنوٗں گوٗمت پیوٚ متےٚ حیران
توٗتک منٛز نو روٗد زانِتھ دھیانے میانہٕ سُلطانٙے

شِل میون کوٗرتھ حیلہٕ کُری کُری دوٗر بے گلانٙے
شمعہکی پاٹھی پو آسے گلانٙے میانہٕ سُلطانٙے

دٙزٕ دٙزٕ ستی وٙدِ وُنے روٗد میون صُبح و شام
رِندانہٕ نظرٙے شیرِ یوم منٛز بانٙے مجبوٗب سُلطانٙے

زُہدُک پھیریوم سودٕرے یہِ دَفتر   چانے گُمانے
ژٔی عِلمہٕ دَفتر ژٔی وعظ خانے   میانہٕ سُلطانے

سوداے دِل یَس آسہٕ سیتی   شاہِ سُلطانس
سُسے پانہٕ دٲیِم ہیبت پانے   مخدوم سُلطانے

چھُے لال بُری بُری چون دُکانے   مَے مَیخانے
چھُے جامہٕ جِسم چون پیٚمانے   میانہٕ سُلطانے

خامَس میٚیہ ژٔی پوختہٕ کرتَم   سوختہٕ گومُت چھُم
رَد مٮ۪ے کوٚرمت چھُے غیر وانے   میانہٕ سُلطانے

چھُے چون سُلطٲنی طالبے   رحبید رحمانی
شوٗبہٕ دِنی تہٕ لوٗبہٕ دِنی کہکشانے   جمال سُلطانے

کوٚر مَے حوالے دین وایمانے   چھُم نہٕ بیلانے
رحبیدس کر سِر عیانے   میانہٕ سُلطانے

28 = 04-1979 =

یا مخدوم رح

بوزِ سُلطان تلہِ دوُنی قلمَ
دِل مےّ پھوٗلیم دِل مےّ پھوٗلیم
ڈدی مِتس سبزار ییمَ
دِل مےّ پھوٗلیم دِل مےّ پھوٗلیم
شاہا قلمَ چھُے جآری
غنایت کر رستگآری
چھوکھ لدسینہٕ وارٕ بلیہم!
دِل مےّ پھوٗلیم دِل مےّ پھوٗلیم
لیکھِو از قلمِ سُلطآنی
دِیو پرَوانہٕ لاثآنی
مےّ جِگرس اَدٕ کھَے ژٕلیم
دِل مےّ پھوٗلیم دِل مےّ پھوٗلیم
توہہٕ ارشاد چھُو کُن فیَہ کُن
مَسا آ یوٗت تھاد شبَس زٕدن
گٹہ یہِ گاشس چوٗنے پلیہم
دِل مےّ پھوٗلیم دِل مےّ پھوٗلیم

جمالس مَنثر ہاڈِیو کمَال
دِوان حُبل الورید چھُے سوال

ہَثر لدَ ہسے تَثر سے مّے زلہم
دِل سے مّے پھوّلہم دِل مّے پھوّلہم

نَنبر دِیہ تَو میم ذاتس
دجوُدِے احدکِس رازَس

دِلَس بَس نوُرِ سلطان وُلہم
دِل سے مّے پھوّلہم دِل مّے پھوّلہم

اُبنوِ حاطمے شاہانے
وُسعت لِیسعا تابانے

بیک نِگاہ شَر مّے زلہم
دِل سے مّے پھوّلہم دِل مّے پھوّلہم

غرض رجبید تیدس موخصَر
سَپدہم زاآن شیخ یکسَر

دِیَم قِیل وقال بَرِ مّے ہلَم
دِل سے مّے پھوّلہم دِل مّے پھوّلہم

16-11-1976

۴۸

دربار چھون اَسہِ آیہِ — سلطانؔ کرمیون پابے
موٚژ ریک تہ گنٛاہ چھم رٲیہِ — سلطانؔ کرمیون پابے
برسر مٮ۪ے چاٲنی پایہِ — چھُم تاج اَمہِ کُٔے سٲے
تھاوتم نظر ہرشایہِ — سلطانؔ کرمیون پابے
وسہٕ چھم مٮ۪ے چاٲنی ماے — یَژھ چھم مٮ۪ے چاٲنی بہلے
رحمت مٮ۪ے دِیم بے داے — سلطانؔ کرمیون پابے
تَلنی بہٕ آس بیٹھ تابے — چھُوره چھُر کران چھُس پابے
جِگرس مٮ۪ے بیٹھ ہاے — سلطانؔ کرمیون پابے
لاگے بہٕ بیترِ تتہٕ زایہِ — ازلہٕ تیاے اَندرابے

تُلنے نہ تھف تھد پائے — سُلطانُ کرمیئون پائے
بے لبس بے بے سرمایئے — بے بس بہ گومت ضائیع
رٹ نم ژر منیانہ ناوے — مخدوم کرمیئون پائے
فری یاد کر بہ آس کر کھلائے — پیرو منے رچھ زیر سایئے
کتھ جانی دل شہلائے — مخدوم کرمیئون پائے
پُر عیب چھس پُر خطائے — آمُرت بندت در سرائے
جو چھے عفو اُندر ایئے — مخدوم کرمیئون پائے
الستاد شوکر عطائے — وُدکو وُدکر ترت آیہ جائے
رجتیدس راز باوے — سلطان کرمیئون پائے

27-8-1980

در دربار شاہ سلطان — سائیلے لا الہ الا اللہ
عاجز نم خواہند یا حسان — سائیلے لا الہ الا اللہ
دھو دیئے عاصیم سوختہ حال — شُر کم خم بر درت آستان
صیقلے بقر ما یا ھذان — سائیلے لا الہ الا اللہ
در دلم نورت شدن تابان — دیدہ من واشدن بحر عرفان
از وجودت جسد روح در امان — سائیلے لا الہ الا اللہ
تبہ کارم شد اسرت لبس ناتوان — خونم مے جگر از دیدے زبان
رجید منتظر سوے رحمان — سائیلے لا الہ الا اللہ

مے نوشِ مے بن کے بے ہوش ہوں گے کیوں
بے تابِ دید کی جھپک بار بار نصیب ہو

درزشِ سخن زہر کے گھونٹ محبوب پلائے کیوں
پل کی تکرار میں آفت بار بار نصیب ہو

درسِ جنوں اسیرِ عشق پھر سیرِ کوہ کیونکر
جستجوئے گورِ فرہاد میں مہک بار بار نصیب ہو

زورِ مستی سے خودی نے بھلا دیا شہود
کوئے کوئے آوارگی میں رمق بار بار نصیب ہو

آشیانۂ ارم دے کے تحفہ تہمت دی تو کیوں
بارِ بردوشِ سفرِ شب میں چمک بار بار نصیب ہو

سورۂ اخلاص ذکرِ شکر بے نیازی رندانہ کیوں
تن تنہا کارداں ہرا دل شفق بار بار نصیب ہو

سودلینا خونِ خود کا بندگی ہے بے زبان
گل و بلبل باغ و بہار میں چہک بار بار نصیب ہو

درسِ مسلم رگ رگ میں کافری ہو مشتہر
دلِ زنار ٹیکہ عیاں دمک بار بار نصیب ہو

عرضیاں رنجیدہ باندھ کے بت خانہ اٹھا گونج سر
شیر لب رنجیدہ تسلیم ردِ خلق بار بار نصیب ہو

۳۱ — ۸ — ۱۹۷۰ء

دیدهٔ دل فرش راه اوست نمی دانم کے رود
جا گرفته است در تن و من. من از خود کے رود
یارِ بے عیب پُر ہنر باوفا و با صفاء
نکته بین و نکته دان از فراست کے رود
در ندامت آب و آب بحر در قطره گُم شود
یار دیندار با شریعت از کافری خود کے رود
پیرِ مغاں در حرم دل بیدار پُر درد
با سوز و مست و جنون خرد از وے کے رود
از وجود اُو بلرزم در شہود چوں مہر
در روز روشن او شمس تپش. از خود نہ کے رود
موئے موئے بنِ موئے در ناله زاری اد را رسیت
زُلفش بگرد معروف جہاں تاب از روئے کے رود
یارِ دیدم پُر خشم من زِ عجز خاک شُد
از شمر پُر خشم شد ست سجده از من کے رود
نحن اقرب آیا منم لوح ازل سرِ وجود
رحیدِ عاصی ردِ خلق ملک از خود نہ کے رود

8-1-1970

ایک جھلک اس گاؤں کی

تواریخ دڈے گوم آلوسے آپ اس علاقہ سے آگاہی پائے ہیں، یہاں اتنا ہی کچھ پسند تواریخ بزرگان دین کے بہم ہو سکتا ہے جن سے ماضی کے چند پیڑیوں کے متعلق معلومات حاصل ہیں۔ اس گاؤں کے پیر صاحبان میں ۳۰ سال قبل جناب اسد اللہ صاحب اور پھر چند سال بعد جناب محترمہ مرشہ آپہ اس کے بعد پیر مبلغ اور شاعر مزاج عتیق اللہ صاحب گذرے ہیں۔

اس کے علاوہ دگر دیقانی خاندانوں میں جلالی پسند درویش محترم اصمد راتھر۔ اسی محلہ سے طالب اسد صاحب پیر کانلی گنڈ جناب قدوس پڈر اور بالکل ۲۴ سال قبل ایک زمیندار گھرانے سے عبد صاحب گذرے ہیں۔ گو کہ عبد صاحب بھونشہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے اس گاؤں کے ہوتے ہوئے یہاں آخری آرام گاہ لینے کی زمین نصیب نہ ہوئی۔

عبد اللہ راتھر برادر احد و علی جب بھنگ نوشی سے دامن گیر ہوا تو اپنی بیوی کو طلاق دیکر کہا کہ اب دوسری شادی نہیں کی جائے، لیکن ازدواجی زندگی کا کوئی چارہ نہ پاتے ہوئے اس کی دوسری نکاح متعیں ہوگئی تو عبد صاحب کو اطلاع ملی اور وہ انہیں کہہ گیا دیکھتے ہیں کہ کس کی ڈولی میں وہ پار جائے۔ عین شادی کے رات وہ اچانک مر گئی۔ یہ راز اس کے بھنگ نوشی دھوواں میں چھپے رہا آخر اس کا پھرنا چلنا اپنا حلقہ بنانا اس گاؤں میں قابل بوجھ نہیں بلکہ تعظیم بھی رہا۔ ان کے ہاتھ میں اکثر ایک سیتار بھی دیکھا جاتا رہا اور پہلوان قد لمبا اور موٹا جسیم،

ہیبت آور آدمی دیکھا جاتا۔ ایک پھٹی پرانی چادر آدھی کندے پر اور اس کا کونہ آویزاں راہ کا جاروب جیسا بنا ہوا ہوتا۔ ہر فرد کو یعنی آٹھ سالہ بچہ سے ہی ہر ایک کو سلام علیک کہتے اپنی دو انگلیاں اسے ہلا کر گذرتے چلتا کسی کی زخم کو ٹھیک کرنے کے لئے، راکھ کی تھوڑی مقدار دیکر اسے ٹھیک کرتا۔ اندر ہی اندر بہت سے کرشمات کئے، اسے دیکھے پائے گئے۔ عموماً عبہ صاب کہلانے لگے اور عبہ بابہ بھی اس گاؤں دیالگام میں قدیم ڈھیرہ بھنگ نوش محی الدین رتنی پورہ کا یعنی آج کے حاجی محی الدین کے چند راتیں گذارا کرتا اس کے علاوہ بٹہ پورہ میں حاجی محمد عبداللہ بٹ کے گھر جس کا باپ عزیز بٹ اپنے زمانے کا ستیار نواز اور ہر رنگ کے تمام آستانوں پر حاضری دینے والا رہا کے گھر بھی اکثر رہا کرتے۔ ایک روز کسی سیاح نے اسے اجمیر شریف میں پایا وہ اپنی گاڑی میں دوسرے روز اچھ بل باغ میں آپہنچا تو یہاں عبہ صاب کو خرقہ چھیترا پہنے لیٹے ہوئے پایا اس کی عقل دنگ رہ گئی اور سبوں کو کہہ دیا کہ اس مرد فقیر کو کل ہی زیارت خواجہ پر پایا آج یہاں۔ یہ بات افشا ہونے کے بعد عبہ صاب بولے بابا اب اس دنیا میں رہنے کی گنجائش نہیں پھر آکر موضع شیلی پورہ میں قبر لی انا للہ و انا الیہ راجعون

عبہ صاب

یہ کمی تر ووہ یرد ہ پانس راؤد رو پوش
ژٹھتھ درجایہ خلوت خانہ مے نوش
گمتی مہ کتی تر لیشہ رؤس ازچھ بے ہوش
یہ کمی تر ووہ یرد ہ پانس راؤد رو پوش

ژیمتھ ساری چھِ ژھاران سیر سرپوش
چھِ عاشق تنبہٕ لیمتی سوسنی پوش
چھُ کُستام وُنی دِوان ہمہ تن گوش
یہِ کمُہ ترٛوو پرٛدٕ پالنس رٛوٗد روپوش

چھُ کمُہ تانی ناد کوٗرمُت سینہٕ درجوش
ہوا در رمزٕ بازی لب بستہٕ خاموش
یہِ کُس اوس وُچھہ گران اوس مار بردوش
یہِ کمِی ترٛوو پرٛدٕ پالنس رٛوٗد روپوش

وٗلو ساری سمو در محفل ییہِ اچھ پوش
کھٹتھ ماروٗد لوٗت ژھاین یہِ مے نوش
چھُ ژوٗلمُت گاش اُچھنے کیا جگر گوش
یہِ کمُہ ترٛوو پرٛدٕ پالنس رٛوٗد روپوش

یتھے چھا زند مرنے مرنس تھوُن پوش
گژھیا غبہٕ صاب عاشقن فراموش
رجید بنم چھُ سیر سیرس سرپوش
یہِ کمُہ ترٛوو پرٛدٕ پالنس رٛوٗد روپوش

21-01-1980

تاریخ وفات ۱۵ جنوری ۱۹۸۱ء ۷ ربیع الاول

طالب دعا: محمد اشرف راتھر ولد غلام رسول راتھر، واقف عبہ صاب، (۱) حاجی غلام محی الدین، (۲) محمد افضل شیخ۔
(نوٹ) شاعر عشق کے ناطے عکاسی کرچکا لیکن ہر کسی نشہ سے بھی دور۔

یا اللہ

بہٕ ترٛوٚتھس کوہ دَرٕ حسرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ
بیوٚمُت دِل میوٚن دَرٕ حیرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

مےٚ لیوٚکھتم کیاہ ازل نامس مےٚ خامس زانہٕ تلمک یُرسان
ژےٚ لوٚگتھ لوٚتاہ برنت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

زمانا اکھ اوٚسُم مےٚ ییلہِ بہٕ اوٚسُس چون موسیٰ
بہٕ ترٛوٚتھس دوٗر دَرٕ ہیبت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

وَنَے کَس بہٕ یتھ رازِ دل مےٚ پامن ہندیہِ ین آوٚیل
دِوان ساری مےٚ چھم کَنت کَنت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

بہٕ وردِ ذکرِ سلطانی محوٕ کرتوس بہٕ سلطانس
مےٚ تھاوِتھ بردٕ دَرکثرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

بہ اذنِ تو مخدوٗم سلطان مےٚ کور دِل قربان سلطانس
اُمی کوٚر تھس یہِ چھا غیرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

گوٗلس از فکر درٕوٗنی منٛے لوٗگمت زٕوٗنہٕ چھم گرٕوٗنے
گوٗمت سٕترٕوگ ژٕرٕے جٕنٛن میوٗن رتھ یہٕ کوٗس قدرت یا اللہ

کٕرٕم زآری منٛے سُلطانس بہٕ لطفِ حق مجازس
کران آم یارٕ دَرٕ وحدت یہٕ کوٗس قدرت یا اللہ

پیوٗمت تنہا بہٕ دَرٕ منزل چھُہ گویا سلطان بلکُل
چھٕنٛاس کھٕنیہ تہٕ میانٕ شرٕ پیتھ یہٕ کوٗس قدرت یا اللہ

زِساماں عِشق گوٗس لا منٛے اِلا اللہ زنجیر حَلقس
زبانِ دیدٕ منٛے چھُم عِبرت یہٕ کوٗس قدرت یا اللہ

شُہوٗدس منٛز وجوٗدُک زور کران سلطان چھُہ یانٕ دوٗر
سبق دیت نم بے حرکت یہٕ کوٗس قدرت یا اللہ

طواف کوٗرمس دٕ رخلوت بہٕ جلوت کران آم رُسوا
رٕحیدس ییکھی ییکھی لُج دَتھ یہٕ کوٗس قدرت یا اللہ

8-7-1986

گۆمت چھُس خوار کرُم ارمان یاسلطان
غمکۍ طوٗفان اُسی دِتھران یاسلطان

جہانس منز بہٕ پیوٗمُت بے سامان!
غمن منز چھُس بہٕ یپران یاسلطان

لُدِم رب عاجزی ہنز چھم منے گیلان
منے ہیوٗ نادار ییٚپہِ کتہِ یاسلطان

ہسہ دِلدار معشوٗق رُوٗشم وَنے کَس؟
منے ہیوٗ کُس آسہ اَن زان یاسُلطان

ژٕ چھُکھ سلطان بہٕ اِستادٕ سوٲلی
گدا ییٚتہِ شاہ سپدان یا سلطان

بصد اُمید آو وَوران رجید!
کران آو پیش کُل انفاس یاسلطان
کھہِ وۆن کیاہ گلاباہ شاہنوازہ
کُرِت گیٔہ پان قربان یاسلطان

1-5-2004

حُباب دِل

روزتم تہ بوزنم پیرِ کاملو   ولوکیاہ گووی مُیونے ملالو
گُفتار کرتم مُشکدار گلو   ولو کیاہ گوو مُیونے ملالو

اَرہ بہرہ کران چُھس مُرید یونے   کیاہ بیراہ ییہ ناعار سُونے
گوتاہ بودہم کھٹتھس سوئبلو   ولو کیاہ گوو میُونے ملالو

عشقہِ نار چون کوتاہ ثرالے   کوہ بہ لو گتھس امہ زالے
تنبہ لووِتھس بہ زن ہلالو   ولوکیاہ گوو میُونے ملالو

عشقہِ تلہ کرایہ پھر تقسم نالے   چانہ دادے زوہ بو گالے
بنتم منے از نالے نالو   ولوکیاہ گوو مُیونے ملالو

سیاہی آسم تبنہ ناسوتس   ملہ ثرار دِتم ملکوتس
اکہ زیرِ گل حسدک بالو   ولوکیاہ گوو میونے ملالو

دوربہ جون کوتاہ بہ ثرالے   بوز لِلشہ مُیونے سوالے
بینہ مُشراوکھ مُیونے خیالو   ولو کیاہ گوو مُیونے ملالو

نخرمیون پلے وُجھ میون حالو   بے ہوش بیوسے زن گلالو
پیر کاملو دِتم وصالو   ولو کیاہ گوو میونے ملالو

مُرشد شمس الدین چھُے درجالو   گاشن ہتھ اجبر چھُے نالو
صوفی محی الدین لیس دنکوی جبالو   ولوکیاہ گوو میونے ملالو

9-11-2001

اَکہ وِزِ

منے وُچھنا اِم شب جلوہ پیرِ کامِل
بہٕ سیدِس معرفتس منز شامِل
منے وُچھ تابان رویے شولہٕ ماران
وُچھم کل عالماہ تس نالہٕ دِوان

بلالے حبشیس زن ستی تس میول
بہٕ سیدُس معرفتس منز شامِل
وُچھُم منے خبر یوان آسی علیلن
وُچھنا دستگیری کران اَسہٕ ذلیلن

عیاں تس سیر مولا کُل الکل
بہٕ سیدُس معرفتس منز شامِل
وُچھُم تسے نٔبندرِ ہتیٚن وُزناوِن
چھُ طالبن راہ مولا پانہٕ ہاوِن

کران در راہ ہُدیٰ تمن واصِل
بہٕ سیدُس معرفتس منز شامِل

وُچھِم فرمان دِوان پیرِ رَہبر
سُہ حاکم بحرو بَرس شیر و شکر
یَمی کوٚر آرزو بنیوٚو واصِل
بہٕ سَپدُس مُعرفتَس منٛز شامِل

وُچھم سُہ لا عِلاجن مرہم کرآنی
چھُ طالبن پانہٕ سُہ خبرے یوآنی
توٚے چھُم جان و دِل تَس کُن مایِل
بہٕ سپدُس مُعرفتَس منٛز شامِل

وُچھم سُہ دَر شریعت محوِ یزدان
طریقتہ گوہَر سُہ پانہٕ زالان
وُچھم منٛے وحدتَس پھولران گُل
بہٕ سپدُس مُعرفتَس منٛز شامِل

بہٕ صوٗفی محی الدین نالہ دِوان
وُچھم منٛے پیرِ کامِل تی بوزان
اُمید ہیتھ چھُ رچھِتھ نادِم دِل
بہٕ سپدُس مُعرفتَس منٛز شامِل

30-3-1980

سیرِ سُلطانُ العارفین

چھُس بہٕ خادمؑ چھُک ژٕہ مخدوٗم
سیرِ سلطان چھُم علی العظیم
رٕچھ بہٕ کوتاہ چون تعظیم
سیرِ سُلطان چھُم علی العظیم

کوٗرمت منےٚ چھُم عزمِ صمیم
مٕنہٕ ناوَن بیرس یا رحیم
تیرے بہٕ لاگئے بادِ نسیم
سیرِ سُلطان چھُم علی العظیم

مُشکہٕ اَدفر چھکس ازبوےٚ میم
الِف قدس وَندس قلبِ سلیم
پوسنتِ جبین کرس زُلفک جیم
سیرِ سُلطان چھُم علی العظیم

آہِ شب وٚنہٕ نمرس فوز العظیم
حوٗرٕ یٕرہٕ ناوس سورہَ حیم
رجبید بردوش فتاح العلیم
سیرِ سلطان چھُم علی العظیم

28-5-1980

تواریخ

حضرت شیخ حمزہؒ کی خانقاہ بدسگام

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی علی ثانی برائے اسلام خصوصاً خطۂ جموں و کیشمر نورِ اسلام سے منوّر ہونے کا شرف پاچکا اور دُنیائے روحانیت جس کا اصطلاحی ماخذ تصوف تصور کیا جاتا ہے کی نعمت میں وحدانیت کے علی پیکراں جنم پاگئے ہیں جو صفاتِ الٰہی اور عملی حکم لا الہ الا اللہ کے پیش رو بنکر محمّد رسول اللہ صلعم کی تابعداری میں راہب نہیں بلکہ اولیاء اللہ اور محبوب العالم کا درجہ حاصل کرکے خلعت ریشاں اس آسمان پر تاباں ہیں۔

یہ سرزمین جس میں جناب سلطان العارفین اقتدار ظاہر و باطن کی باریک بینی اور ذریات کشمیر کے محبّ اور دلی شفقت میں یہاں کی چک حکومت موافق مخلوق نہ پاتے ہوئے حکومتِ دلی کے شہنشاہ اکبر اعظم کو دعوت دیکر اس خودمختار مملکت کے لوگوں کی بھلائی میں اہم رول ادا کیا اور شرط عہد نامہ کے تحت مغلوں کو اس سرزمین پر آنے کا موقعہ ملا۔ جہاں اس کی سامراجیت کا حتمی حل نہ پائے۔ زمانہ کے ادوار میں اس خودمختار ریاست کا آخری مہاراجہ ہری سنگھ ایک تاریخی علامت ہے۔ اس طرح نظریاتی مقاصد اُس دور کے فیصلہ سلطان مخدومؒ کو تاریخی مبالغہ آمیزی کی حد میں سامراجیت کی خوشبو تصور نہ کریں اور دین پسند علماء اس بارے میں جناب مخدومؒ کی عظمت میں کوتاہ بینی کا شکار نہ ہوجائیں۔ اس لئے مسلمان دین فطرت اسلام کی آنائیت سے رسوم دین تک ہی تنگ نظریہ کی شکم پرستی میں بھٹک نہ پائیں۔

مقصدِ غرض خانقاہِ بدسگام کی تاریخ کو اجاگر کرنا ہے۔

اس تاریخی قطعہ ارض ریاست جموں و کشمیر ریشی وآر کے مبلغان و پیرومولویاں جن کی گزر بسر اعتقاد اولیاء اللہ کی بنا پر رہی ہے۔ اقتدارِ سیاست، حکمرانیت یا کران مقدس ریاض کی تحریری دستاویزات کو گنوایا ہے مثلاً یہی خانقاہ بیش ہے جو ۷۴۲ ہجری سے آج تک سینہ بہ سینہ یوں شہادت پاکر تحریر کی جاتی ہے۔

جناب سلطان العارفینؒ کئی بار سرینگر سے یہاں آستان عالیہ جناب سیّد جمال الدین بخاری ساکنہ بجگہ بسر کو کرناگ آیا کرتے اور یہاں موضع ہاکورہ کے بائیں جانب نالہ برنگی کی شاخ کے کنارے جاکر موضع بدسگام میں اسی شاخ کے ذرا دور کچھ دیر تک وقفہ فرماتے۔ یہاں اپنے پاؤں کے جوتے باہر نکال کر رکھ دیتے اور برہنہ پا بسر تشریف لے گئے تھے۔ کئی ایک روز بعد ملاقات پیر واپس آتے ہوئے ایک ادھ جلا لکڑی کا لٹھ ٹیکنے کے لئے ایک جھتہ آہنگراں ہاکورہ کے جو اس کی ہمراہی جنگل سے کوئلے بنواکر آرہے تھے لے لیا اور یہاں مقررہ جائے قرار وقفہ پیر گاڑ کے بسوئے ہاکورہ روانہ ہوئے۔

کئی ایک کی رائے شنیدہ یہ بھی ہے کہ جناب شیخ نے کسی گھر سے جو لہا جلائے عورت سے یہ آدھ بجھ سوٹی مانگ کر ٹیکنے کے لئے حاصل کی تھی آخر بخشائے ذات کریم یہ نیم جلا لٹھ (سوٹی) اُگ آیا اور صدیوں تک کراماتی تناور درخت (درائیل) بڑھتا رہا۔ آخر ۶۸-۱۳۶۷ ہجری کے ایک خطرناک سیلاب نے اسے اکھاڑ گرادیا اور وقت موجودہ کے ایک مبلغ پیر کے فتویٰ اجازت پر اس تناور درخت کو تعمیر مساجد کے کام میں استعمال کیا گیا۔ آج کے چند بزرگ عمر لوگوں کے بیان کے مطابق اس گاؤں کی بیچ والی مسجد کی تعمیری لکڑی اُسی کراماتی درخت کی ہے اور جہاں آج بھی اُن لوگوں کے وقت سال تعمیر مسجد ۱۳۶۵ھ موجود کنندہ لکڑی دروازہ پر چسپاں تھی۔ سال ۲۰۰۳ء میں اُس

مسجد کو شہید کر کے جدید طرز کی جامع تعمیر ہو رہی ہے۔ اُن کے مطابق بیان اس جائے مقررہ پر نشان پا جناب شیخ حمزہؒ ایک پتھر پر موجود تھے، جو اُسی سیلاب نے ڈھا دے دیا اور پھر نہ مِلا۔

یہاں اس جگہ جناب بابا داؤد خاکیؒ نے ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی جو عدم تحفظ کے زمین بوس ہوئی ہے۔ بعد دورہ جناب محبوب العالمؒ یہاں کے مکینوں نے اسے محفوظ کر کے خانقاہ کی شکل دی ہے۔ پھر ماضی قریب میں اسے ٹین پوش اور گنبد سجوایا۔ اب کے دور سال ۲۰۰۴ میں اسے بدسگام پازبالہ کے محلہ خصوصی متعقدین کی دلچسپی اور سربراہی میں نئے سرے سے جدید تعمیر کیا جارہا ہے۔

مصنف ہذا نے معمر بزرگوں سے سُنا ہے کہ درویش طریقت سلہ صاحب (بنام سلہ شیخ غفار) اپنے آغاز دارد جنونیت۔ ۱۹۵ء کے لگ بھگ پہلی بار خانقاہ کے روز عرشہ ۲۴ صفر کو حالت وجد کا کمال دکھایا تھا۔ اور مذکورہ درویش کی ماں اسی محلہ کے ناجی مظفر شاہ کی بیٹی خوشم دیدی تھی۔ جس کے بطن سے بہ نظر غیب ردحی سلطان صاحب جنم لیکر بلند پایہ کے فقیر اُبھرے اور در سلسلہ سہروردی کے لاثانی الوقت جلالی درویش تابند بنے۔ اس خانقاہ پر ہر سال جناب سلطان العارفین کا یوم وصال ۲۴ صفر المظفر یوم یادگار منایا جاتا ہے۔ یہ اس خانقاہ کی پہلی تحقیقی سند تحریر مانی جاتی ہے، اس کے خاص گواہ حاجی عبدالعزیز شاہ، حاجی عبدالغنی شاہ اور جناب خضر محمد شیخ تاحال تیدِ حیات ہیں۔

غلام محمد دگے رنجیدہ
سابق ہیڈ ماسٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیر فلک پہ چڑھتے ابھرتے ماہِ تاباں مرگیا
افسوس اے انجم سماں تاریک جہاں چھا گیا

کاروانِ فقر بسلسلہ سہروردیہ کے زنجیر بدامت ۲۵ سالہ پاکباش نیک سیرت لختِ جگر شاہ نوازہ اختر خادمہ زایرین آشیانہ فقر سلطانیہ دختر فقیر نادم غلام محمد دگے رجبیدہ جمالیاتی طور پہلی مئی ۲۰۰۴ء صبح بمطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ جمالیاتی شہید بحق ہوئی۔

دائمی مخلص متعقد بابا بدرالدین ریشیؒ کے روحی وصیت کے اس کی جائے مدفون اُن کے سرِ بالین (سر کی جانب) ارشاد تھی۔ وقت نامساعد اور نارسائی کے بموجب اب یہاں مزارِ گنج موج (براڈ موج) کے دامن میں حیات جسدِ امانت آرام فرما ہے۔ رب اس شہادت فقر کو قبول فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون بیٹھ دیالہ گام۔ اسلام آباد کشمیر۔

گل نوازہ دختر رجبید غمخوار قافلہ بے کساں
اول مئی ۲۰۰۴ عیسوی صبح کڑک سماں پڑ گیا
سارے جنت نصیب ہو تمہیں اے لختِ جگر
پاک باشی کے ۲۵ سالہ دلہن الوداع
جسد سے دوری ہو صرف روح ہمارے ساتھ ساتھ

عزیب نواز۔ گل نواز۔ شاہنواز

دایم بلند

اشک ریز برادر

محمد یوسف ڈار

یکم مئی ۲۰۰۴ء

تصانیف رحیدہ

1. مناقب اولیاء اللہ (۱) خصوصاً نقشبندیہ، سہروردیہ (۲) مناقب و مداح درفنافی الشیخ
کشمیر غزلیات کآشر گل پار حصہ اول، حصہ دویم
اردو غزلیات - خودی خود بندگی حصہ اول و دویم
مکمل سوانح فقیر سلطان 1990-1907
تواریخ صحبت سلطان
ارشادات شُلہ صاحبؒ
واردات متقداں ارض کشمیر
تجدید توحیداں
آہِ مظلوم کشمیریاں
مادیت بسوائے خدائیت
فقر کی بے رُخی (از شلہ صاحبؒ)
مندرجہ بالا میں مناقب کے پانچ جلد چھپ چکے ہیں. نثر کے پارچے در انتظار طباعت ہیں.
تمام عاجز و نادم معتقدین سے اپیل ہے کہ اس ادائے اشک ریزی کے بعد ہمیں اس امتحانی تعزیت اس خانہ کے حق میں اور بزرگ عمر عزیزہ بیگم کے حق میں صحت دائمی نصرت و روزگار کیلئے دعا کریں.

بشیر احمد وگل فاروقہ
بلیھٹ دیالگام

آہ ! اے لختِ جگر نوازہ

کس پاداش میں تو لے گیا شہنوازہ کو یارب
عجب حسرت عقل لا جواب ہے یارب
جہاں ذُریات کو پالا جاتا رہا دائیم
یہاں ہی موت کیوں ہو گئی بے اداب یا رب
کارواں اسماعیلی در زنجیر سھروردی
فقراء کے کربلاء میں زکریا علیہ السلام بے حجاب یا رب
وہ اَدھ کِھل گلاب یکتاء غریب نواز پنہاں
اُسکی تلاش انھیں ہم دِلپاش بے تاب یارب
یہ امتحان کیسا برداشتِ بشر سے باہر
اُسے جنت کی کنجیاں حوالہ بے حساب یا رب
وجود گل توازہ دائیم ہو بر عرش و فرش
بچی پتہ میں شہود حیات بے داب یارب
تھی اعتمادِ ضمانت اسکی رگ رگ توکل الا اللہ
معلومِ نوازہ نہ تھی شہادت بے کتاب یارب
وہ درِ خانہ سخاوت مخلوقِ جن و اِنس ہم طیور
اب سے تاتب محشر دست منظور بے نصاب یارب
خانہ فقر میں فخر پر نفس منقش یا کھلتی
افسوس تاراج ہو کے یہ خانہ بے شہاب یاراب
کربلاء کا یہ تحریر نامہ پیش رب محشر پھینکوں
آہ! وہ امام زادے جستجوئے بے آب یارب
خانہ توازہ ابھی ہی نِکلتا مدم در دنیا
چھین لی امید بھہار شاہنوازہ بے خواب یارب
بحر آنسوں میں دل جلتا دیدہ تھکان آہ۔ وِداع
بر ارض زیر آسماں رجید بے رکاب یارب
عکس شہود وجود دائیم شاہنواز
یاالٰہی سیل گاہے حیات جنت نوازا

پھلی برسی گل نوازہ۔ اول مئی 2005ء پیٹھ دیالھگام

بذریعہ مقتدائی ریاست اسلام آباد اننت ناگ شھیر

01 -05-2004

گاشہِ جوے

کٲشِرِ ییٚتہِ پٔننہِ فطری حُسنکہِ حوالہٕ حساس ذہنن مُتأثر چھےٚ کران تہٕ چھُ امیک دٲخلی تہٕ باطنی مأری منز رتہ صاحب حال لوکن محظوظ کران تہٕ رنزناوان۔ کٲشِر ہنز قدیم سری روایتھ چھےٚ ییمہ کتھہِ ہنز بار بار گوٲہی دِوان زِ کٲشِر چھےٚ فقرس تہٕ پزرس پتہٕ وَتہٕ لول کانٛچھان آمژ تہٕ ییٚتہِ چہ روایژ چھ ہمیشہٕ مأدیت تہٕ دنیاپرستی ردٕ کٔرمژ۔

محترم غلام محمد وگے رجیدہ صاب چھِ اُتھی پاک تہٕ شوٚژِ روایژ پٔنن زُوجان تہٕ دِل و دماغ آیتن تھأوِتھ تِمام کأشرِس ییہ کتھ فِکرِ تارنچ کوٗشش کران زِ اَسہِ کأشر بوچھِ عالمگیر اہمیژ ہندی بزرگ پأرٕ کرمتی ییمو پننو نورأنی خیالاتو ستی سأنی ذہن روشن چھِ کٔری متی تہٕ جہالژ ہندِس گٹہٕ پچھس چھکھ گاشک زول کوٚرمُت۔ رجیدہ صابنس کلامس سام ہوان باسیو وےٚ زِ یم چھِ مأدی زندگی پٹھ روحأنی زندگی ترجیح دِوان تہٕ یتھ کتھِ پٹھ چھُکھ یقین زِ کٲشرِ تہٕ کٲشرِ نبر پأدٕ گأمتی بزرگان دین تہٕ صوٗفیا کرام ہیکن اُزی کس تیز رفتار زمانس منز تہٕ نسانس صحیح تربیت کرنس ستی پزرس تام واتناونس منز اتھہٕ روٗٹ کٔرِتھ۔

رجیدہ صآبن کلامہٕ چھُ ییمہِ کتھِہ ہُنٛد تہٕ باس دِوان زِ یہِ

چھُنہٕ مذکورٕ بزرگن نسبت فقط احترامُک تہٕ عقیدتُک اِظہار بلکہِ چھُ

اَتھ منٛز مذکورٕ بزرگن نسبت رجیدہ صآبُن لول تہٕ ٹاکارٕ۔ یہِ کلامہٕ چھُ

ییمہِ کتھِہ ہنٛز تہٕ ژینہٕ وَن دِوان زِ یمن چھُ اکثر صوفی مکتبن ہنٛز زبر

پآری زان تہٕ یہِ پآری زان پننِن پرن والین تام واتنہٕ خآطرٕ چھُ یہُنٛد

دِل سبتھاہ بے تاب تہٕ بے قرار باسان۔

رجیدہ صآبنس کلامس منٛز چھ منقبت اکھ خاص اہمیت تھاوان

ییمہِ کنٛی یہِ کتھ عیان چھےٚ زِ تمن چھُ اولیاء کرامن ہُنٛد لول رُمن رُمن

منٛز موجود۔ یمو چھُ شاہ نعمت اللہ قادریؒ، حضرت چستیؒ، حضرت شاہ

ہمدانؒ، حضرت سلطان العارفینؒ ہنٛدبن حضورن منٛز پننہٕ خلوت بُرتہٕ

لولُک تیُتھ اظہار کوٚرمُت۔ یتھ منٛز سادگی تہٕ سبز رپز رجایہِ جایہِ تہٕ

رنگہٕ رنگہٕ پریڈان چھُ۔

رجیدہ صآبُن کلامہٕ پرِتھ چھُ ییمہِ کتھِہ ہُنٛد تہٕ باس لگان زِ

تِہنز باوتھ چھےٚ کلُہم پآٹھی عاجزانہٕ تہٕ فریآدی لہٕ ہبتھ۔ وَژھہِ وآنجہِ

پیش کرنہٕ آمتِن امہِ قسمہِ کِہن جذبن مآدی زندگی ہنٛز ہونرِ ہنٛز کانہہ

کھوٹ لاگنٛی چھُنہٕ شوٗبان، تِکیا زِ یتھ جذبس مآدی زندگی ستی کانہہ

واٹھ آسہِ نہٕ تتھ کانہہ مآدی میژ لاگن چھُ بے جا۔

رجیدہ صابنہٕ شاعرانہٕ مرتبک اندازٕ ہیکن پرن والی پانے

کرِتھ، ہرگاہ تِم پننٕ تعصبات اوٚک طرف ترٲوِتھ اتھ سام ہیٚنچ پرنہٕ

پاٹھی کوٗشش کرن۔ اتھ کلامس منٛز یوسہٕ زبان ورتاونہٕ چھےٚ آمٕژ۔ سو

چھےٚ اَسہٕ سارِنے ویزِ تہٕ سُہ سمجنس منز چھنہٕ کانٛہہ مُشکل پیش یوان۔

یہٕ وَنُن تہٕ چھُ مناسب باسان زِ اتھ کلامس منٛز چھےٚ شاعرسندِ

بے تکلف اظہارٕ چ تہٕ سادٕ گُفتارٕ چ موجودگی پرِتھ جایہٕ پننہٕ شدٕژ

ہنٛد احساس کرناوان تہٕ پرن وول چھُ محسوس کران زِ شاعرس چھُ فنی

چمن سگناونہٕ بجایہٕ پنُن روحانی لوٗل رَٹھہٕ کھارُن زیادٕ اہم باسان۔

مےٚ چھےٚ وومید زِ رجیدہ صابٕنی یہٕ شعرٕ سومبرن کرِ کاشرٕ روحانی ربوایژ

سٕتی وابستہٕ لوکن ہنٛدی دِل آبادتہٕ سٲراب تہٕ تِمن ژٕلہِ تشنگی۔ خداے

بوٗزِن زِ رجیدہ صابُن سایہٕ پوٗشن اَسہٕ واریاہس کالس، یتھ اَسی

مادی زندگی ہنٛز وگرٕ شمہٕ ژنجوٕنش بٕچتھ ہیکو تہٕ اکھ یتھ روحانی شہُل

چھاوِتھ ہیکو، یتھ بروٚنہہ کنہٕ تمام مادی شُہجار بےٚ کارتہٕ بےٚ سوٗد چھُ

ثابتھ سپدان۔ آمین

ڈاکٹر مجروح رشید

شعبہ کشمیری کشمیر یونیورسٹی

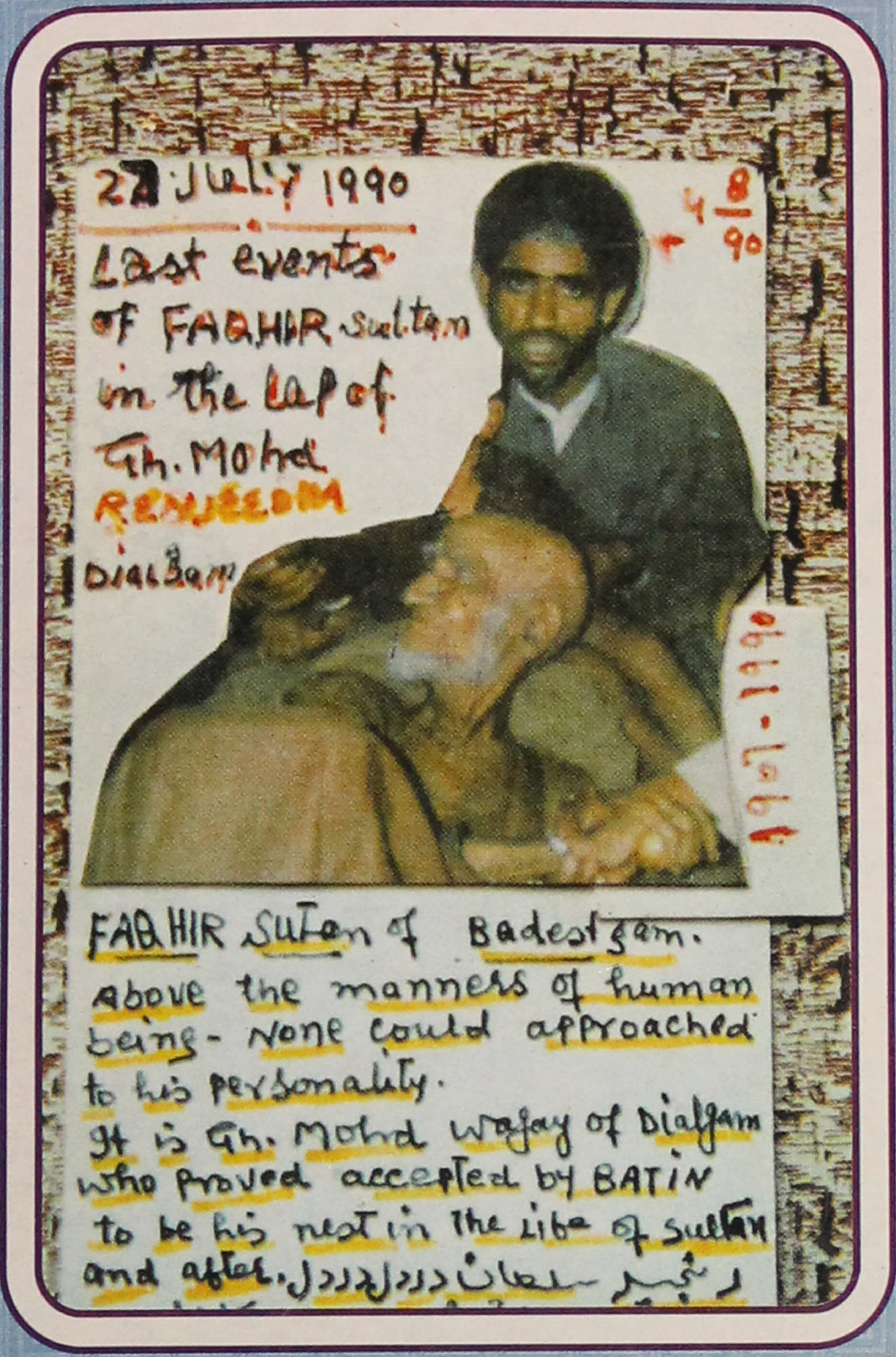

Srinagar, Kashmir
Phone : 2474972

916
984